13

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

The AL FAZL QADIAN

الفضل قادیان

تار کا پتہ الفضل قادیان

ہفتہ میں دوبار

ایڈیٹر غلام نبی

فی پرچہ ۱ر

قیمت پیشگی سالانہ ششماہی سہ ماہی

منی آرڈر بنام مینیجر الفضل

نمبر ۳ مورخہ ۱۰ر جولائی ۱۹۲۸ء مطابق ۲۱ محرم ۱۳۴۷ ہجری جلد ۱۶

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

قرآن پاک کا درس!

الفضل کے گذشتہ پرچہ میں احباب یہ مسرت انددز خبر پڑھ چکے ہیں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالے ۷ر اگست ۱۹۲۸ء سے شروع کر کے ایک ماہ کے عرصہ میں قرآن پاک کے دس پاروں کا درس دینگے۔ احباب کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ ایسے مواقع بار بار میسر نہیں آ سکتے اس لئے پوری کوشش سے انہیں اسمیں شامل ہونے کیلئے تیاری کرنی چاہیئے ؛

قرآن پاک کا علم ایک ایسا بیش بہا خزانہ ہے۔ جو دنیا کے تمام زر د اموال خرچ کر کے بھی اگر ہاتھ آ سکے تو سستا ہے۔ اس لئے کاروبار میں ہرج یا مالی طور پر زیرباری کے خیالات مخلصین سلسلہ کے راستہ میں روک نہ ہونے چاہئیں۔ اور جتنی لوسع انہیں اسمیں شامل ہونا چاہیئے۔

نیز احباب کو چاہیئے کہ اپنے غیر مسلم یا غیر احمدی احباب کو بھی اس درس میں شامل ہونیکی تحریک کریں تا وہ بھی فرقان حمید کی بےنظیر خوبیوں سے آگاہ ہو کر دین و دنیا میں کامیاب ہو سکیں۔ ایسے احباب کی رہائش اور خوراک کا خاطر خواہ انتظام کیا جائے گا ؛

مدینۃ المسیح

نہایت رنج اور افسوس سے لکھا جاتا ہے۔ کہ محترمہ حمیدہ خاتون صاحبہ دختر جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی اہلیہ صوفی مطیع الرحمن صاحب ایم۔ اے مبلغ امریکہ ۵ر جولائی ۱۹۲۸ء کی صبح کو ۹ اور ۱۰ بجے کے درمیان وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون مرحومہ نے اپنی یادگار تین بچے چھوڑے ہیں۔ سب سے چھوٹی لڑکی ۳۰ر جون ۱۹۲۸ء کو پیدا ہوئی جس کی اطلاع الفضل کے گذشتہ پرچہ میں درج ہے۔ مرحومہ اسی دن نماز عصر کے بعد بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے ڈلہوزی سے تعزیت کا تار ارسال فرمایا۔ ہمیں اس صدمہ میں شیخ یعقوب علی صاحب اور صوفی مطیع الرحمن صاحب کے خاندان سے گہری ہمدردی ہے۔ اللہ تعالے مرحومہ کو غریق رحمت کرے۔

کئی روز کی قیامت آفرین گرمی کے بعد ۵ر جولائی ۳ بجے دن خوب بارش ہوئی۔ ابھی تک مطلع ابر آلود ہے۔ اور مزید بارش کی توقع ہے۔

۸ر جولائی کی شام حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ ایک روز کے لئے قادیان تشریف لائے ؛

غیراحمدی۔ مسلمان وعیسائی شامل ہوئے۔ صدر جلسہ چوہدری باغدین صاحب نائب ذیلدار تھے۔ تلاوت قرآن کریم و نظم خوانی کے بعد چوہدری محمد اشرف صاحب غلام محمد صاحب وخاکسار نے سیرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر تقریریں کیں۔ جلسہ بخیر وخوبی برخواست ہوا۔

نیز چک ۶/۱۱۰ میں ۱۷ رجون صبح وشام بصدارت چوہدری نورالدین صاحب ذیلدار جلسہ منعقد ہوا۔ سیرت نبوی پر تقریریں ہوئیں۔ مولوی علی محمد صاحب محمد ابراہیم صاحب سید محمد حسین صاحب۔ سید حسین علی صاحب اور مولوی چراغ دین صاحب مدرس کی تقریریں ہوئیں۔ جملہ مذاہب کے لوگ شریک ہوئے۔ عورتوں نے بھی الگ جلسہ کیا۔

(باغدین)

میراں پور کٹرہ (یو۔ پی) میں عظیم الشان جلسہ

۱۷ رجون ۱۹۲۸ء کو سیرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر تقریروں کے لئے وسیع آراضی پیش جامع مسجد میں جلسہ کا انعقاد ہوا۔ مکرمی جناب مولوی سید ذاکر علی صاحب صدر جلسہ قرار پائے۔ آپ نے اپنی افتتاحی تقریر میں جلسہ کے مقاصد واغراض بیان فرمائے۔ تلاوت قرآن اور نظموں کے بعد عزیز محمد یوسف شاہ صاحب (علیگ) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمدنی واخلاقی تعلیم پر تقریر فرمائی۔ منشی غلام محمد خاں صاحب نے آنحضرت صلعم کی شفقت علی خلق اللہ پر تقریر فرمائی۔ جناب منشی محمد سلطان خاں صاحب رئیس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تعدد ازواج وحسن سلوک کے ضروری پہلوؤں کو بیان فرمایا۔ منشی علی احمد خاں صاحب سیکنڈ ماسٹر اسکول نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ اخلاق پر بیرونی شہادات پیش فرمائیں۔ اور مولوی احمد اللہ صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ نے آپ کے معجزات پر تقریر فرمائی۔ منشی محمد عزیز اللہ خاں صاحب اثنا احمدی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مکمل تعلیم پر تقریر فرمائی۔ یہ سب تقریریں برمحل حسب ضرورت اور مفید تھیں۔ جناب مولوی سید ذاکر علی صاحب صدر جلسہ نے خاتمہ پر حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا۔ ۱۲ بجے شب کے قریب یہ جلسہ ختم ہوا۔ حاضرین کی تعداد جس میں مسلمانوں کے علاوہ ہندو احباب بھی شامل تھے۔ تقریباً ایک ہزار کی تھی۔ قصبہ کے ممتاز وسربرآوردہ حضرات شامل جلسہ تھے۔ مکرمی جناب سید حامد محمود صاحب کلیمی ونفس احمد خاں صاحب رئیس وجناب منشی محمد سلطان خاں صاحب رئیس وجناب یعقوب شاہ صاحب رئیس وجناب منشی محمد عبداللہ خاں صاحب رئیس وجناب منشی علی احمد خاں صاحب کیفی سیکنڈ ماسٹر اسکول وجناب احمد یار خاں صاحب خاص طور پر قابل شکریہ ہیں۔ جنہوں نے جلسہ کے کامیاب بنانے میں توجہ مبذول فرمائی۔ والسلام۔ فضل حسین احمدی

اخبار الوحید (روزنامہ) کراچی میں ۱۷ جون کے جلسہ کا ذکر

سندھی زبان کا روزانہ اخبار توحید اپنے ۲۷ر جون کے پرچہ میں لکھتا ہے:۔

مورخہ ۱۷ رجون ۱۹۲۸ء شام کو ایک شاہی میٹنگ زیر صدارت مسٹر عبدالرحمن خاں صاحب بیرسٹر ایٹ لاء پریذیڈنٹ ینگ مسلم ایسوسی ایشن منعقد ہوئی۔ جس میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک سیرت اور حضور انور کے اسوہ حسنہ پر تقریریں کی گئیں۔ میٹنگ کا افتتاح تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا۔ اس کے بعد کراچی کے مشہور ومعروف شاعر ڈاکٹر صدیقی صاحب نے آنحضرت صلعم کی توصیف میں نہایت موزوں نظم پڑھی۔ جناب صدر نے اپنی صدارتی سبق آموز تقریر آنحضرت صلعم کی فضیلت میں بیان فرمائی۔ اس کے بعد شیخ غلام احمد صاحب مولانا نور العین صاحب۔ مولانا اسرار الحق صاحب طوطیٔ ہند سردار جگت سنگھ صاحب۔ جنرل کنٹریکٹر۔ اور مولوی فضل الٰہی صاحب نے عالمانہ اور قابلانہ تقریریں فضائل نبوی پر فرمائیں۔ جلسہ میں معززین شہر کثرت سے تشریف فرما تھے۔ ایسوسی ایشن خصوصیت سے سردار جگت سنگھ صاحب کی شکر گذار ہے۔ کیونکہ اس صاحب نے خاص طرح جلسہ میں شریک ہو کر آنحضرت صلعم کی توصیف میں بہت اچھی تقریر کی۔ حاضرین مجلس جلسہ کی کارروائی اور آنحضرت صلعم کی ہر زندگی کے مقدس حالات کا ذکر خیر سنکر بہت محظوظ ہوئے۔ اور بعض معززین نے فرمایا کہ ایسے جلسے ماہوار ہونے چاہئیں۔

(رپورٹر)

سیرت نبوی پر علی گڑھ میں شاندار جلسہ

۱۷ رجون ۱۹۲۸ء کو ایک پبلک جلسہ ہوا جس میں ہر مذہب وملت کے آدمی شریک تھے۔ شیخ عبداللہ صاحب وکیل نے تحریک کی کہ اس جلسہ کے صدر جناب نواب صدر یار جنگ بہادر ہوم سیکرٹری ریاست حیدرآباد دکن بنائے جائیں۔ حاجی محمد صالح خاں صاحب شروانی رئیس بھیکن پور نے اس تحریک کی تائید فرمائی۔ بعد جناب نواب صاحب کرسئی صدارت پر تشریف لائے۔ نواب صاحب نے فرمایا کہ ایسے جلسے کے لئے کسی زبردست عالم کی ضرورت تھی کہ وہ محامد رسول علیہ السلام پر خدائے قدوس کی زبان میں بیان کئے ہوئے اوصاف ہم سب کو سناتا۔ اس کے بعد قرآن شریف فرقان حمید سے آغاز جلسہ ہوا۔ اور پروگرام کے موافق اول تقریر جناب حاجی محمد موسیٰ خاں صاحب رئیس دتاولی نے فرمائی۔ اور تاریخی حوالجات سے ثابت کیا۔ کہ دنیا میں انسانیت آئی ہی اس وقت سے ہے۔ جب سے نبی کریم صلعم کی بعثت ہوئی۔ زر۔ زمین۔ زن کے طریق اور حقوق کی تفصیلیں جب دنیا کے سامنے پیش کی گئیں تہذیب اور تمدن کا اس وقت سے ہی آغاز ہوا۔ اس ملک ہندوستان میں ایک عظیم الشان جنگ جس کو مہا بھارت کہا جاتا ہے وہ جوئے بازی سے شروع ہوتی ہے۔ اس فساد کرنے والے فعل کا سدباب تاریخ شاہد ہے۔ کہ اب سے ۱۳۴۶ سال پہلے خدا کے بھیجے ہوئے ایک نیک اور پاک انسان نے کیا۔ آج ہندوستان میں برہمن اور غیر برہمن کا سوال۔ یا مساوات برتنے کا طریقہ بتایا جا رہا ہے۔ جس کو اسلام کے بانی نے تیرہ سو برس قبل بیان کر دیا۔ جو مسلمانوں کا اب بھی جزو زندگی بنا ہوا ہے۔

آپ کے بعد قاضی جلال الدین صاحب پروفیسر مسلم یونیورسٹی نے تقریر کی۔ جو افسوس ہے کہ نوٹ نہ ہو سکی قاضی صاحب کے بعد عزیز پوری صاحب پروفیسر مسلم یونیورسٹی نے تقریر کی۔ اور کہا۔ کہ مذہب اسلام نے تلوار اور انسان کش آلات حرب سے نہ ترقی کی۔ اور نہ ترقی کے لئے استعمال کیا۔ اس نے دنیا کے سامنے ایک اصول پیش کیا۔ جو بالکل اچھوتا تھا اور اس کے ساتھ ہی فرما دیا۔ کہ لا اکراہ فی الدین۔

میں نو مسلم ہوں اور مجھے حق ہے کہ اپنے اجداد کے متعلق کچھ کہہ سکوں۔ جن کا یہ دستور تھا کہ ان کے سوا ان کے کھانے پر اگر کسی کی نگاہ پڑ گئی تو ناپاک ہو گیا۔ ان کے جسم پر اگر کسی غیر کا سایہ پڑ گیا تو وہ گندے ہو گئے ان کی عبادت گاہ بالکل الگ اور کنوئے بالکل جدا تھے ان خیالات باطلہ کا خاتمہ نبی کریم صلعم نے فرمایا۔

حضور نبی کریم صلعم نے سب سے زیادہ تاکید استقلال کی کی۔ اور آپ کی زندگی کے ایک ایک لمحہ سے اس کا ثبوت ملتا ہے۔ حق وصداقت جب آپنے اوہام پرستی کے مقابلہ کے لئے پیش کی۔ تو اوہام پرستوں نے آپ کو ہر قسم کی تکالیف دیں۔ حتیٰ کہ آپ کو اپنے وطن سے ہجرت کرنی پڑی۔ مگر استقلال پر قائم رہے۔ اور دین کی خاطر آپ نے

کیا کیا زحمتیں برداشت کیں۔ تاریخ شاہد ہے۔ ایک خاص بات جس کو بانی اسلام نے اپنے نمونہ میں دکھایا یہ تھی کہ دوسروں کی آسائش اور آرام دہی کیلئے ہمیشہ آپ تکالیف اٹھاتے رہے۔ اور زحمت برداشت کرتے رہے۔ مگر اصلاح کرتے رہے۔ آج دنیا کے اندر یہ مشاہدہ موجود ہے۔ کہ تمام بادشاہ مسلم ہوں یا غیر مسلم۔ جب فاتح کی حیثیت میں کسی ملک یا شہر میں داخل ہوتے ہیں۔ تو اپنا رعب اور دبدبہ قائم کرنے کے لئے کشت و خون کا بازار گرم کرتے ہیں۔ برعکس اس کے نبی کریم صلعم جب فاتحانہ حیثیت سے مکہ میں داخل ہوتے ہیں تو اپنے سب دشمنوں کو معاف کرتے ہیں۔ اہل یورپ اس بات کے دعویدار ہیں۔ کہ دنیا میں صرف ہم ہی تہذیب کے علم بردار ہیں۔ حالانکہ ان کے قول کی ان کے فعل سے تکذیب ہوتی ہے۔

اسی طرح وہ صرف ایک بیوی رکھنے کے دعویدار ہیں۔ حالانکہ عمل اس کے خلاف ہے۔

پھر آپ نے بتایا۔ کہ اسلام نے متابعت کے لئے پہلے نمونہ پیش کیا۔ اس کے بعد علم سکھایا۔ اب اس کے برعکس ہے۔ علم موجود ہے مگر نمونہ کم از کم مجھے معلوم نہیں ہوتا میں دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ دنیا کا ایسا کون انسان ہے کہ جس نے اس درجہ بنی نوع انسان پر احسانات کئے ہوں

اس کے بعد مظہر علی صاحب علوی نے ایک تقریر کی آپ نے فرمایا۔ کہ دنیا کے اندر یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ ہر آدمی اپنے ہمخیال پیدا کرنے میں کامیاب ہوا۔ مگر اپنے خاندان کے اور خاص کر گھر کے آدمیوں کے سوا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک بہت بڑا معجزہ یہ ہے۔ کہ آپ نے سب سے پہلے اپنے گھر والوں کو اپنا ہم عقیدہ بنایا۔ اس کے بعد آپ کو باہر اقتدار حاصل ہوا۔ آج کل یہ طریقہ جاری ہے۔ کہ جو آدمی جن کی گود میں پرورش پائے۔ اگر ان کو کوئی نصیحت کی بات کہے تو وہ الٹا اثر کرتی ہے۔ کہ اب ہم اک کل کے لونڈے کی بات مان لیں۔

اس کے بعد جناب ساغر صاحب سیمابی نے اپنے انداز خاص میں ایک نظم پڑھی۔ جس کو عوام و خواص نے بہت پسند فرمایا۔ آخر میں چند منٹ صدر جلسہ نے ایک قابلانہ تقریر کی جس کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

ہم ان تمام صاحبان کا جنہوں نے انعقاد جلسہ میں مدد دی۔ یا تقریریں کیں۔ نیز جنہوں نے جلسہ میں شمولیت اختیار کر کے محبت رسول کا ثبوت دیا۔ شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالے ان سب کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

(رپورٹر)

علاقہ مالابار میں متعدد کامیاب جلسے

تھیوسافیکل سوسائٹیز کے زیر اہتمام

میں نے بہمراہی مولوی عبداللہ صاحب ۱۷ر جون کو حسب ذیل مقامات پر جلسوں کا انتظام کیا۔

پاینگاڑی۔ کمنا نور۔ کالی کٹ۔ اور کانگا ناڑ برٹش مغربی کوچین میں۔ پرنا فکلم ریاست کوچین میں ٹراونکور۔ کوٹیلین۔ ایلاپائی۔ قائم کلم۔ چنگناچیری۔ الونیا ریاست ٹراونکور میں ہم خود کالی کٹ کے جلسہ میں شریک ہوئے۔ جو بہت ہی شاندار اور کامیاب تھا۔ مادھوا راؤ آف منگلور نے تھیوسافیکل سوسائٹی کی معرفت حسب ذیل مقامات پر جلسے کئے۔ منگلور۔ وینتری۔ تیلیچری۔ باڈاگرا۔ پرنتل منا چیپلا چیری بیانی۔ کاسراگوڈ۔ اُڑپی۔ بیتھور

ان جلسوں کے انتظام کے لئے میں نے مولوی صاحب کی معیت میں موٹر پر تقریبًا ایک ہزار میل کا سفر کیا۔ سوائے چار مقامات کے باقی تمام جگہ تھیوسافیکل اور دوسری سوسائٹیز نے جن کے زیر انتظام جلسے ہوئے۔ تمام اخراجات برداشت کئے

کالی کٹ کا جلسہ جیلی ٹاؤن ہال میں زیر صدارت سید احمد بن جعفری اٹاکویا منعقد ہوا۔ تقریبًا ایک ہزار آدمی جمع تھے۔ جن میں ہندو بھی شامل تھے۔ مسٹر کے جیمس ایم اے (کیمبرج) منگاری راما آئر۔ بی۔ اے۔ بی۔ ایل مشہور وکیل ہائیکورٹ مسٹر محمد عبدالرحمن صاحب ایڈیٹر الامین (مشہور و معروف اسلامی اخبار) مسٹر گوپال مینن بی اے۔ بی۔ ایل مشہور و معروف ہائیکورٹ وکیل۔ اور مولوی بی عبداللہ صاحب نے نہایت عمدہ تقریریں کیں

(ایم۔ احمد)

۱۷ر جون کی شام

مذکورۃ الصدر عنوان کے ماتحت معزز معاصر کشمیری (۲۸ر جون) رقمطراز ہے :۔

مرزا بشیر الدین محمود احمد (جماعت قادیان کے خلیفۃ المسیح) کی یہ تجویز کہ ۱۷ر جون کو آنحضرت صلعم کی پاک سیرت پر ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں لکچر اور وعظ کئے جائیں۔ باوجود اختلافات عقائد کے نہ صرف مسلمانوں میں مقبول ہوئی۔ بلکہ بے تعصب امن پسند صلح جو غیر مسلم اصحاب نے ۱۷ر جون کے جلسوں میں عملی طور پر حصہ لے کر اپنی پسندیدگی کا اظہار فرمایا۔

۱۷ر جون کی شام کیسی مبارک شام تھی۔ کہ ہندوستان کے ایک ہزار سے زیادہ مقامات پر یک وقت و بیک ساعت ہمارے برگزیدہ رسول کی حیات اقدس ان کی عظمت ان کے احسانات و اخلاق اور ان کی سبق آموز تعلیم پر ہندو مسلمان اور سکھ اپنے اپنے خیالات کا اظہار کر رہے تھے۔ اگر اس قسم کے لیکچروں کا سلسلہ برابر جاری رکھا جائے تو مذہبی تنازعات و فسادات کا فورًا انسداد ہو جائے۔

۱۷ر جون کی شام صاحبان بصارت و بصیرت کے لئے اتحاد بین الاقوام کا بنیادی پتھر تھی۔ ہندو اور سکھ مسلمانوں کے پیارے نبی کے اخلاق بیان کر کے ان کو ایک عظیم الشان ہستی اور کامل انسان ثابت کر رہے تھے۔ بلکہ بعض ہندو لیکچرار تو بعض منہ پھٹ معترضین کے اعتراضات کا جواب بھی بدلائل قاطع دے رہے تھے۔

آریہ صاحبان عام طور پر نفاق و فساد کے بانی بتائے جاتے ہیں۔ اور سب سے زیادہ یہی گروہ آنحضرت صلعم کی مقدس زندگی پر اعتراض کیا کرتا ہے۔ لیکن ۱۷ر جون کی شام کو پانی پت انبالہ اور بعض اور مقامات میں چند ایک آریہ اصحاب نے ہی حضور کی پاک زندگی کے مقدس مقاصد پر دلنشین تقریریں کر کے بتا دیا کہ اس فرقہ میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو دوسرے مذاہب کے بزرگوں کا ادب و احترام اور ان کی تعلیمات کے فوائد کا اعتراف کر کے اپنی بے تعصبی اور امن پسندی کا ثبوت دے سکتے ہیں۔

۱۷ر جون کی مبارک شام کو جن مقامات پر ہندو اور سکھ اصحاب نے ہمارے رسول پاک صلعم کی شان میں نعتیں پڑھیں۔ یا جلسوں کی صدارت کی یا اہل جلسہ کے لئے شربت کی سبیلیں لگائیں۔ یا اپنی تقریروں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کی پاکیزہ تعلیم اور ان کے اعلیٰ اخلاق و فضائل کی وجہ سے دنیا کا سب سے بڑا محسن ظاہر کیا۔ ان میں مقامات ذیل خاص طور پر قابل ذکر ہیں :۔

مردان۔ پانی پت۔ بھاڈنگر۔ مونگیر۔ حیدر آباد دکن لاہور۔ امرتسر۔ دہلی۔ کبیر والا (ملتان) قلعہ شب قدر (سرحد) میانی۔ ڈیرہ دون۔ بانکی پور۔ سہسرام۔ گورداسپور کھاریاں۔ امراوتی۔ دھرگ (سیالکوٹ) دھرم کوٹ بگہ

امرتسر کے جلسہ میں اشرار کی فتنہ پردازیاں

امرتسر میں ۱۷ جون کو جو جلسہ ہونے والا تھا۔ اگرچہ اس کا اعلان کرنے والے امرتسر کے مسلمان معززین کے علاوہ مولوی ثناء اللہ صاحب بھی تھے۔ مگر بعض مولویوں نے سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے بڑی خدمت اور آپؐ سے محبت اور اخلاص کے اظہار کا سب سے بڑا طریق یہی سمجھا۔ کہ وہ جلسہ جو آپؐ کی خوبیوں کے بیان کرنے کے لئے منعقد کیا جا رہا تھا۔ اس میں روکاوٹ ڈالیں۔ اور اپنے ہم خیالوں کو لے کر اسے درہم برہم کر دیں۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور باوجود ایک غیر مسلم کے اس طرح غیرت دلانے کے کہ کچھ تو شرم کرو۔ میں غیر مسلم ہو کر تمہارے نبی کی خوبیوں پر تقریر کر رہا ہوں۔ اور تم لوگ مسلمان کہلا کر اس جلسہ کو خراب کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔ مگر افسوس! کہ ان سنگدل اور غلط کار لوگوں پر کچھ اثر نہ ہوا۔ اور انہوں نے نہایت شرمناک نمونہ پیش کیا جس پر سمجھدار اور سنجیدہ مزاج مسلمانوں کو بہت رنج اور افسوس ہوا۔ جس کا اظہار امرتسر کے معزز اخبار "تنظیم" نے اپنے ۲۱ جون کے پرچہ میں مندرجہ بالا عنوان سے کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"بتاریخ ۱۷ جون انجمن پارک میں سیرت رسولؐ پر تقریریں کرنے کے لئے زیر صدارت سیف الملت ڈاکٹر کچلو ایک جلسہ عام منعقد ہوا۔ گو اس فروری جیسے آٹھ معزز داعیوں میں سے صرف ایک داعی مرزائی تھے۔ اور تقریر کنندوں میں بھی صرف ایک مرزائی تھے۔ باقی سات اصحاب میں تین مسلمان۔ تین ہندو اور ایک سکھ صاحب تقریر کرنے والے تھے۔ جن میں مرزائیوں کے شدید مخالف مولانا ثناء اللہ صاحب کا نام قابل ذکر ہے۔ تاہم مولوی نور احمد اور بعض دیگر نام نہاد مولویوں کی طرف سے اس اسلامی جلسہ کی سخت مخالفت کی گئی۔ بڑے بڑے پوسٹر لگائے گئے۔ اور ایک روز پیشتر نور احمد صاحب نے لوگوں کو جمع کر کے قسم لی۔ کہ اس جلسہ میں کوئی شریک نہ ہو۔ دوسرے روز ان کی توقع کے خلاف لوگ بکثرت جلسہ میں پہونچ گئے چونکہ جلسہ کو درہم برہم کرانا کوئی بڑی بات نہیں ہوتی۔ اس لئے نور احمد صاحب کے ایما پر اُن کے غلط کار لڑکوں، مفت خور درویشوں اور نفس پرست ہمنواؤں کی ایک جماعت جلسہ میں جا دھمکی۔ اسمٰعیل صاحب مشتاق و مولوی بہار الحق صاحب بھی ان کے ساتھ تھے ان غلط اندیش و غلط کار حضرات نے وہ فتنہ برپا کیا۔ کہ اگر اس وقت میر فیض الرحمٰن صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس جیسے فرض شناس اور ہوشمند حاکم جلسہ میں موجود نہ ہوتے۔ تو یقیناً بلوہ ہو جاتا۔ یہ لوگ برابر شور مچاتے۔ اور مقرروں پر آوازے کستے رہے۔ مولانا ثناء اللہ صاحب اور ہندو اصحاب تو یہ رنگ دیکھ کر چلے گئے۔ صرف عبدالمجید صاحب قریشی ایڈوکیٹ اور سردار گنگا سنگھ نے کچھ دیر تقریریں کیں۔ آخر وہ بھی بددل ہو گئے۔ اور جلسہ درہم ہو گیا۔ مخالفین نے اس موقعہ پر جن سفیہانہ حرکات کا ارتکاب کیا۔ اور جس بدتہذیبی۔ بدخصالی۔ بدطینتی اور بے غیرتی کا ثبوت دیا۔ وہ باعثِ صد ننگ و عار ہے۔ یہ بے حمیت اور بے غیرت افراد نہ خود کچھ کرتے ہیں اور نہ دوسروں کو کرنے دیتے ہیں۔ اس تمام طوفان خیزی اور مظاہرہ بے غیرتی کے رہبر و رہنما مولوی نور احمد صاحب ہی تھے۔ یہ وہی حضرت ہیں جنہوں نے مولوی عطاء اللہ شاہ کے مقدمہ میں سخت غلط بیانی سے کام لیا تھا۔ اور جن پر نہ صرف مولوی عطاء اللہ شاہ نے وہیں نفرین بھیجی تھی۔ بلکہ مسٹر اکانر نے بھی اپنے فیصلہ میں ان کے خلاف سخت ریمارکس کئے تھے۔

جلسہ خواتین میں بھی موانع پیدا کئے گئے۔ اور انہی نور احمد صاحب نے حاجی علی بخش صاحب کو بھروں میں لا کر ہال دینے سے انکار کرا دیا۔ آخر بیگم صاحبہ کچلو اور دیگر خواتین نے علانیہ کہا۔ کہ اگر ہال نہ کھولا گیا۔ تو ہم صحن میں جلسہ کریں گی۔ اور یہاں بھی اجازت نہ ملی۔ تو سڑک پر جلسہ کر کے تمہاری ناک کٹوائیں گی۔ آخر مجبور ہو کر ہال کھول دیا گیا۔ اور یہ جلسہ کامیاب رہا۔ اس میں ہندو اور سکھ خواتین بھی شامل تھیں

یہ ہیں جناب نور احمدؐ اور اسی قبیل کے دیگر نام نہاد مولویوں کے مظاہرِ عمل اور نمونہ اخلاق۔ ان کے علم ان کے دلوں تک نہیں۔ بلکہ ان کی کھالوں تک پہونچ کر رہ گئے ہیں۔ ان کا نائرہ غضب جب اشتعال میں آتا ہے۔ تو یہ ننگ ملت ان حرکات پر اُتر آتے ہیں۔ جنہیں دیکھ کر تہذیب سر پیٹ لیتی ہے۔ اور غیرت کونوں میں منہ چھپاتی پھرتی ہے۔ غضب خدا کا رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر پاک سے انہیں چڑ ہے اور پھر بھی انہیں خود کو مسلمان کہلاتے شرم محسوس نہیں ہوتی۔ کیا ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی مخالفین کے ساتھ اسی قسم کا سلوک کیا تھا؟ اور کیا دین قیم کی تعلیم نے ان بدنام کنندگان ملت کو یہی سکھایا ہے؟ ہمارا سر شرم سے جھک جاتا ہے۔ جب ہم ان "علمبرداران دین" کے "اخلاق" کے یہ دلدوز مظاہر دیکھتے اور عرق انفعال میں ڈوبتے ہیں نہیں مرزائیوں سے کد تھی۔ یا ذکرِ حبیبؐ سے؟ یاد رکھو تم نے ایک خالص اسلامی جلسہ کو درہم برہم کر کے اور انتہائی بدتہذیبی اور عملی بدکرداریوں کا ثبوت دے کر اور سیف الملت اور دیگر اسلام دوست مقررین پر نا ملائم آوازے کس کے اپنی بے غیرتی۔ بے دینی اور فساد پسندی کا نہایت مکروہ اور گھناؤنا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ ہمارے پاس الفاظ نہیں جن کے ذریعہ ہم تمہاری ان مخالفت دین اور مخالفت اسلام اور سفاہت آمیز حرکات کی مذمت کر سکیں اور تمہیں شرم دلا سکیں۔ اگر تمہارے اخلاق کا یہی رنگ ہے۔ اگر تمہارے اطوار یہی ہیں۔ اگر تمہاری بے غیرتی و بدتہذیبی کا یہی عالم ہے۔ تو تمہیں "مولوی" کہلانے اور خود کو مسلمان سمجھنے کا کوئی حق حاصل نہیں۔ تم ناموس ملت کے تحفظ کے لئے نہیں۔ بلکہ مٹانے کے لئے پیدا ہوئے ہو۔ اور اسلامی نام رکھ کر اسلام کے قصر کی بنیادیں کھوکھلی کرتے ہو۔ آہ! ؎

گر مسلمانی ہمیں است کہ واعظ دارد
وائے گر درپسِ امروز بود فردائے

زمیندار کے ایک مغالطہ کی تردید

زمیندار ۳ جولائی میں "قادیانی تلبیس کی ناکامی" ایسے دل آزار عنوان کے ماتحت لکھا گیا ہے۔ کہ الفضل میں فرضی جلسوں کی رپورٹیں چھاپی گئی ہیں۔ زمیندار کو ہمارا چیلنج ہے۔ کہ وہ کسی فرضی جلسہ کا ثبوت دے۔ ورنہ اپنی اخبار نویسی کے وقار کو ضائع نہ کرے۔ پہلے تو آپ نے یہ پالیسی اختیار کی۔ کہ باوجود متعدد تار اور خطوط پہنچنے کے شائع نہ کئے۔ گویا کچھ خبر ہی نہیں۔ اب دوسرے اخبارات نے جب حالات شائع کئے۔ تو کھسیانا ہو کر یہ لکھنا شروع کر دیا ہے کہ جلسوں کی فرضی رپورٹ ہے۔ اس میں ان معزز لیڈرانِ ملک کی بھی بالواسطہ ہتک ہے۔ جو ان جلسوں کے صدر تھے اور جنہوں نے حب رسول کے جذبہ سے متاثر ہو کر یہ جلسے اپنے اہتمام میں کرائے۔ گوئیکے ضلع گجرات میں جلسہ ہوا۔ اور کامیاب جلسہ ہوا۔ نہ صرف مردوں میں بلکہ عورتوں میں مگر نامہ نگار ڈھٹائی سے ناکامی لکھتا ہے۔ ناکامی تو بیشک ہوئی۔ مگر ان بدقسمتانِ ازل کو جو حب رسول کا ادعا کرتے ہوئے پھر ان مبارک جلسوں کی مخالفت کرتے رہے۔ جن میں فضائل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیان ہوئے۔

یہ بالکل جھوٹ ہے۔ کہ ۱۷ جون کے دن ضلع گجرات کے دیہات میں اللہ و رسول کا واسطہ دیکر چندے وصول کئے گئے۔ نہ گوئیکے میں کسی غیر احمدی کو مجبور کر کے پچیس روپے وصول ہوئے۔ نامہ نگار کو اس کا ثبوت دینا چاہیئے۔ اور اس شخص کا نام بتانا چاہیئے۔ جو احمدی سلسلہ میں داخل نہیں۔ اور پھر ایک احمدی سے مجبور ہو کر پچیس روپے جیب سے کھول کر دے دیتا ہے۔ آخر لکھتے وقت کچھ تو عقل و شرم سے کام لینا چاہیئے۔ ہم نامہ نگار کو خوب جانتے ہیں۔ بہتر ہے۔ کہ وہ صداقت و حفاظت اسلام کے کاموں میں رخنہ اندازی نہ کرے۔ نہ غلط فہمیاں پھیلائے۔ ورنہ ہمارے ہاتھ میں بھی قلم ہے۔ اور ان تمام حالات سے واقف ہیں جن میں یہ شخص گزارہ اوقات کر رہا ہے۔ سردست اشارہ ہی کافی ہے

([illegible])

سونگھڑہ اور اس کے اطراف میں کامیاب جلسے

خداوند رب العالمین کا ہزار ہزار شکریہ ہے کہ سونگھڑہ اور اس کے اطراف اکناف میں احمدیوں کے زیر انتظام سات مختلف مقامات میں اُڑیہ اور اردو زبان میں حضرت نبی کریم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت اور آپ کی قربانیاں اور آپ کے احسانات کے متعلق کامیاب لکچرز ہوئے۔ باوجود اس کے کہ تاریخ مقررہ سے کئی دن پہلے متواتر بارش ہوئی تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ عین جلسہ کے موقعوں پر اونچ بیانہ ربنی کے طفیل بند ہو گئی اور جلسے خیر و خوبی کے ساتھ انجام پذیر ہو گئے۔ چار ہندو معززین اور تین غیر احمدی معززین کے زیر صدارت یہ جلسے منعقد ہوئے۔ اور ہندو معززین نے اپنی صدارتی تقاریر میں حضرت نبی کریم کے شان کے متعلق بہت کچھ تعریفی کلمات کہے۔ اور بعض نے کہا کہ ہم اُنہیں دُنیا کا اوتار سمجھتے ہیں اُڑیہ زبان میں خاکسار اور مولوی محمد احمد اور سید حسام الدین صاحب تقریر کے لئے مقرر ہوئے تھے۔ اور اردو میں مولوی خلیل موصوف مولوی عبد الحکیم صاحب اور مولوی ابو المحسن صاحب

سید صمصام الدین احمد

نابھہ میں جلسہ

۱۷۔ جون ۱۹۲۸ء کو بمقام نابھہ جلسہ منعقد ہوا جلسہ گاہ چراغاں وغیرہ سے مزین کیا گیا۔ غیر احمدی مرد عورتیں بھی آگئیں کمترین نے جلسہ کے اغراض مختصر تقریر کے ساتھ ظاہر کئے۔ عبد القادر صاحب احمدی نے مختصراً حضرت رسول مقبول کے احسانات پر تقریر کی پھر مولوی محمد علی صاحب نے فضائل رسول کریم پر تقریر کی۔ حاضرین کی استدعا پر دوسرے روز بھی تقریر کے واسطے جلسہ قائم کیا گیا۔

قدرت اللہ

جنوبی ہند میں جلسے

مدراس۔ بنگلور۔ حیدر آباد و سکندر آباد۔ محبوب نگر۔ رائچور۔ وارنگل اور گیر میں نہایت شان سے جلسے ہوئے ہیں۔ صدر الصدور اور ڈاکٹر ناظر یار جنگ بہادر کی صدارت سے اضلاع ریاست پر بڑا اثر ہوا۔

(عبد الرحیم نیر)

یادگیر (دکن) میں جلسہ

۱۷۔ جون کا جلسہ غیر احمدیوں کی جامع مسجد میں ہوا جس کے صدر گاؤں کے قاضی صاحب تھے۔ جو غیر احمدی ہیں۔ خدا کے فضل سے مجمع خوب تھا۔ روشنی وغیرہ کا انتظام بہت عمدگی کے ساتھ کیا گیا تھا۔ جس کی وجہ سے جلسہ شاندار معلوم ہوتا تھا۔

رپورٹر

صوبہ بہار میں جلسہ

صوبہ بہار میں خدا کے فضل سے امید سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ نے کامیابی عنایت کی۔ خدا کے فضل سے مختلف مقامات پر جلسہ کرانے میں جماعت احمدیہ مونگیر نے سب سے زیادہ کوشش کی۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس سعی کو مشکور فرمایا۔ پٹنہ اور مونگیر میں جلسوں کے حالات قبل ازیں شائع ہو چکے ہیں۔ ان کے علاوہ مفصلہ ذیل مقامات پر کامیاب جلسے ہوئے۔

بہٹولی و نور پور میں جلسہ

بہٹولی۔ و نور پور۔ علاقہ بیگوسرائے میں بھی احمدیوں کی کوشش سے دو جلسے ۱۷ جون کو ہوئے۔

بیگوسرائے میں جلسہ

عاجز ۱۸۔ جون کو بیگوسرائے پہنچا۔ خدا کے فضل سے یہاں بھی کامیاب جلسہ ہوا مسٹر شمس الدین صاحب بیرسٹر منصف بیگوسرائے کی صدارت میں عاجز نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ زندگی پر تقریر کی۔

جموئی میں جلسہ

رائے صاحب حیدر بابو وکیل صدر جلسہ تھے۔ مولوی ابو المظفر عبد اللہ صاحب وکیل نے انگریزی میں اور مولوی محمد اسماعیل صاحب وکیل۔ مولوی ابو الخیر صاحب وکیل و مولوی محمد اختر صاحب مختار نے اردو میں تقریریں کیں۔ یہ جلسہ بھی خدا کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔ اس جلسہ کے منتظمین اور معززین سب غیر احمدی تھے۔ اس کے علاوہ شہسرام سیوان۔ بھاگلپور۔ اور کئی ایک دیگر مقامات پر بھی جلسے منعقد ہوئے۔

(خلیل احمد)

کٹک میں جلسہ

۱۷ جون کو حضرت امیر صاحب جماعت احمدیہ کٹک۔ کا لکچر کٹک ٹاؤن ہال میں بصدارت بابو گوپال چندر پراج وکیل ہوا ہندو صاحبان کثرت سے شامل تھے۔ یدمپور میں مولوی محمد زاہد صاحب کا لکچر ہوا [illegible] زائد جمع ہوئے۔ اور اطمینان سے لیکچر سنا۔

(سید گوہر علی)

سدوکی ضلع گجرات میں جلسہ

مورخہ ۱۷۔ جون ۱۹۲۸ء کو زیر صدارت جناب چودہری جبلال خان صاحب جلسہ ہوا۔ حاضرین کی تعداد خاصی تھی۔ اہالیان دیہہ کے علاوہ مضافات کے لوگ بھی شامل تھے۔ جناب میاں احمد دین صاحب نے ایک گھنٹہ تقریر کی۔ اس کے بعد جناب حکیم مولوی محمد عبد الغنی نے سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک گھنٹہ واعظانہ تقریر کی سامعین نے ان تقریروں کو بڑی دلچسپی سے سنا۔ اور بہت محظوظ ہوئے۔ سات بجے صاحب صدر کی مختصر تقریر حاضرین کے شکریہ اور دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

اکبر علی

لوکڑی ملاں میں جلسہ

۱۷۔ جون ۱۹۲۸ء زیر صدارت چوہدری محمد خاں صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ اہالیان دیہہ تمام مرد اور عورتیں شامل ہوئے۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد حکیم مولوی محمد عبد الغنی صاحب نے پنجابی زبان میں نہایت ہمدردانہ لہجہ میں سیرت نبوی پر تقریر کی۔ جس کا حاضرین پر بہت اچھا اثر ہوا۔ دعا اور شکریہ حاضرین ادا کرتے ہوئے صاحب صدر نے جلسہ برخاست کیا۔

چوہدری حاکم خاں

جسوکی ضلع گجرات میں جلسہ

۱۷۔ جون۔ زیر صدارت جناب چوہدری غلام محمد صاحب جلسہ ہوا چوہدری اکبر علی صاحب احمدی نے رسول کریم صلعم کے احسانات پر عام فہم تقریر فرمائی۔ حاضرین کی تعداد خاصی تھی۔ سامعین نے تقریر کو بڑی دلچسپی سے سنا۔ اور بعد دعا و شکریہ جلسہ ختم ہو۔

(احمد الدین)

فہرست نومبایعین

ماہ مارچ سنہ ۱۹۲۸ء

۱۷۰ - خیر النساء صاحبہ - فرید کوٹ
۱۷۱ - باشو علی صاحب - ریاست پونچھ
۱۷۲ - شہزادہ خان اخوندزادہ چارسدہ
۱۷۳ - باز میاں صاحب ״
۱۷۴ - عثمان خان صاحب - ملکانڈیسہ
۱۷۵ - زوجہ عثمان خان صاحب ״ ״
۱۷۶ - زوجہ شاکر محمد صاحب ״ ״
۱۷۷ - دختر ״ ״ ״ ״
۱۷۸ - سید الف شاہ صاحب ضلع گجرات
۱۷۹ - زوجہ بہادر خان صاحب ملکانڈیسہ
۱۸۰ - خوشدامن صاحبہ ״ ״
۱۸۱ - زوجہ خیر محمد خان صاحب ״ ״
۱۸۲ - والدہ نمازی خان صاحب ״ ״
۱۸۳ - زوجہ ״ ״ ״ ״
۱۸۴ - والدہ سراج خان صاحب ״ ״
۱۸۵ - والدہ شیخ سبحان صاحب ״ ״
۱۸۶ - والدہ ابراہیم خان صاحب ״ ״
۱۸۷ - زوجہ کبیر خان صاحب ״ ״
۱۸۸ - زوجہ ناظر خان صاحب ״ ״
۱۸۹ - والدہ صاحبہ ״ ״ ״
۱۹۰ - مستری امام الدین صاحب ضلع جہلم
۱۹۱ - والدہ صاحبہ دین محمد خان صاحب ملکانڈیسہ
۱۹۲ - زوجہ صاحبہ واقعت خان صاحب ״ ״
۱۹۳ - زوجہ صاحبہ دوست محمد خان صاحب متوفی
۱۹۴ - والدہ صاحبہ ناصر خان صاحب ملکانڈیسہ
۱۹۵ - زوجہ صاحبہ شیخ قربانی صاحب ״ ״
۱۹۶ - زوجہ صاحبہ نارد ״ ״
۱۹۷ - واحد خان صاحب ״ ״
۱۹۸ - زوجہ ״ ״ ״ ״
۱۹۹ - بہادوڑی بی بی صاحبہ ״ ״
۲۰۰ - والدہ صاحبہ منور محمد خان صاحب ״
۲۰۱ - زوجہ صاحبہ ״ ״ ״ ״
۲۰۲ - نواب بی بی صاحبہ ״ ״ ״

۲۰۳ - بقائی بی بی صاحبہ - ملکانڈیسہ
۲۰۴ - والدہ صاحبہ حاجی خان صاحب ״ ״
۲۰۵ - ہمشیرہ صاحبہ ״ ״ ״ ״
۲۰۶ - ثناء اللہ صاحب - ضلع شیخوپورہ
۲۰۷ - نواب بی بی صاحبہ زوجہ تھانا سہا صاحب - ضلع شیخوپورہ
۲۰۸ - فضل بی بی صاحبہ - ضلع شیخوپورہ
۲۰۹ - غلام علی صاحب ״ ״ ״
۲۱۰ - رحمت بی بی دختر متاب دین صاحب ضلع شیخوپورہ
۲۱۱ - نعمت بی بی صاحبہ بنت عمر الدین صاحب - ضلع جالندہر
۲۱۲ - رحمت اللہ صاحب ״ ״
۲۱۳ - سید محمد صاحب ״ ״
۲۱۴ - فضل بی بی زوجہ سید محمد صاحب ״ ״
۲۱۵ - غلام محمد صاحب ضلع جالندہر
۲۱۶ - رستم علی صاحب - چوہڑوال
۲۱۷ - اللہ صاحب ״ ״
۲۱۸ - اللہ دتا صاحب ״ ״
۲۱۹ - علیم الرحمان صاحب ضلع کیمل پور
۲۲۰ - زوجہ صاحبہ میاں محمد عالم صاحب ״ ״ ״
۲۲۱ - محمد سعید صاحب ضلع کیمل پور
۲۲۲ - حسن محمد صاحب - ضلع گجرات
۲۲۳ - خیر الحق صاحب - ضلع پشاور
۲۲۴ - عمر الدین صاحب موضع تلونڈی
۲۲۵ - عبد الحمید خان صاحب ضلع کانگڑہ
۲۲۶ - نواب بیگم صاحبہ ضلع ہوشیارپور
۲۲۷ - عبد اللہ صاحب لوہار ضلع سیالکوٹ
۲۲۸ - محمد اسمٰعیل صاحب - بٹالہ
۲۲۹ - میر بیگم } ہمشیرگان غلام احمد
۲۳۰ - حیات بیگم } صاحب ضلع سرگودہا

۲۳۱ - امینہ بی بی زوجہ غلام نبی صاحب - ضلع سیالکوٹ
۲۳۲ - مائی سبھائی والدہ غلام قادر صاحب - کوٹ قیصرانی
۲۳۳ - محمد صادق صاحب - پشاور
۲۳۴ - شاہ زمان صاحب ״ ״
۲۳۵ - خیر الدین صاحب ولد امام بخش صاحب ضلع امرتسر
۲۳۶ - عبدا ولد امام بخش صاحب ضلع امرتسر
۲۳۷ - زوجہ صاحبہ بھومن خان صاحب - اڑیسہ
۲۳۸ - زوجہ صاحبہ شیر محمد خان صاحب ״ ״
۲۳۹ - گلاب خان صاحب ״ ״
۲۴۰ - عطاء الحق صاحب شاہجہانپور
۲۴۱ - اللہ دتا صاحب ضلع لائل پور
۲۴۲ - فضل احمد صاحب ״ ״ ״
۲۴۳ - عبد المنان صاحب - بنگال
۲۴۴ - اسیر الدین میاں صاحب ضلع دیناجپور
۲۴۵ - منشی شمس الدین صاحب ضلع ٹپیرہ
۲۴۶ - مسماۃ گل بہار - چٹاگانگ
۲۴۷ - منشی عبد الوہاب خان صاحب ضلع ٹپیرہ
۲۴۸ - صاحب النساء بی بی اہلیہ قاضی شمس الرحمان صاحب - ٹپیرہ
۲۴۹ - صفیہ خاتون بنت قاضی شمس الدین صاحب ضلع ٹپیرہ - بنگال
۲۵۰ - قاضی فضل الرحمان صاحب چٹاگانگ
۲۵۱ - میاں احسن اللہ چودہری صاحب - ڈہاکہ
۲۵۲ - سید عبد العزیز صاحب - بنگال
۲۵۳ - قطب الدین احمد صاحب ״
۲۵۴ - مولوی سید علی صاحب - ڈہاکہ
۲۵۵ - نجم النساء صاحبہ - بنگال
۲۵۶ - محمد ہاشم میاں صاحب - چٹاگانگ
۲۵۷ - برکت علی صاحب ضلع گوجرانوالہ
۲۵۸ - نواب صاحب - ضلع گورداسپور
۲۵۹ - فضل الدین صاحب ״ ״
۲۶۰ - کریم بخش صاحب ״ ״
۲۶۱ - محمد بخش صاحب ״ ״
۲۶۲ - اسمٰعیل صاحب ״ ״
۲۶۳ - محمد بخش صاحب ״ ״
۲۶۴ - بدر الدین صاحب ״ ״

۲۶۵ - عمر الدین صاحب ضلع گورداسپور
۲۶۶ - احمد الدین صاحب ضلع ہوشیارپور
۲۶۷ - اکبر علی صاحب ضلع گورداسپور
۲۶۸ - محمد الدین صاحب ضلع جہلم
۲۶۹ - اللہ دتا صاحب ضلع گوجرانوالہ
۲۷۰ - کریمن صاحبہ - نابھہ
۲۷۱ - جیوی زوجہ اصغر علی صاحب نابھہ
۲۷۲ - سید حبیب اللہ شاہ صاحب کشمیر
۲۷۳ - عبد الغنی صاحب میر کشمیر
۲۷۴ - الٰہی صاحبہ ״ ״ ״
۲۷۵ - اسد اللہ بیہ ״ ״ ״
۲۷۶ - محی الدین صاحب - مالابار
۲۷۷ - اصغر علی صاحب - بنگال
۲۷۸ - عبد الغفور صاحب - جالندہر
۲۷۹ - منشی شمس الدین صاحب - بنگال
۲۸۰ - عمر شاہ صاحب ضلع گورداسپور
۲۸۱ - ولایت شاہ صاحب ״ ״
۲۸۲ - عبد المعز صاحب - سرگودہا
۲۸۳ - مولا بخش صاحب - ہانسی
۲۸۴ - محمد الدین صاحب - شاہ پور
۲۸۵ - محمد اسمٰعیل صاحب ضلع جالندہر
۲۸۶ - ارباب محمود جان صاحب پشاور
۲۸۷ - والدہ صاحبہ عبد الرحیم صاحب پشاور
۲۸۸ - حبیب الرحمان صاحب - پشاور
۲۸۹ - ابو الحسن صاحب - جودھپور
۲۹۰ - محمد ہاشم صاحب ضلع جالندہر
۲۹۱ - غلام نبی صاحب ضلع گورداسپور
۲۹۲ - مجید فاطمہ صاحبہ ״ ״
۲۹۳ - اللہ بخش صاحب ضلع گوجرانوالہ
۲۹۴ - عمر بخش صاحب ضلع ״ ״
۲۹۵ - محمد حیات صاحب ״ ״ ״
۲۹۶ - ودہایا صاحب ״ ״
۲۹۷ - نواب الدین صاحب کشمیری ضلع سیالکوٹ
۲۹۸ - محمد الدین صاحب ״ ״
۲۹۹ - انوار حسین صاحب - بریلی
۳۰۰ - بوٹا صاحب ضلع گورداسپور
۳۰۱ - حمایت علی صاحب - بھاگلپور
۳۰۲ - مبارک حسن صاحب - پٹیالہ
۳۰۳ - چودہری نور محمد صاحب - ضلع امرتسر

۳۰۴ - افسر والد صاحب - چارکوٹ
۳۰۵ - کرم دین صاحب ״
۳۰۶ - شیر محمد ولد شہباز صاحب ״
۳۰۷ - شیرو ولد کرم علی صاحب ״
۳۰۸ - مسماۃ بڈھی زوجہ فقیر ״
۳۰۹ - مسماۃ بھولی زوجہ الہیا ״
۳۱۰ - مسماۃ حفیظ بیگم زوجہ شیر محمد صاحب ״
۳۱۱ - دولو ولد کرم دین صاحب ״
۳۱۲ - عبد المطلب صاحب - ٹپارہ بنگال
۳۱۳ - بذل الکریم صاحب ״ ״
۳۱۴ - کرم بی بی صاحبہ - ضلع لائل پور
۳۱۵ - رحمت علی صاحب ضلع سیالکوٹ
۳۱۶ - سید رجب علی شاہ صاحب ״ ״
۳۱۷ - سید اختر حسین شاہ صاحب - ملتان
۳۱۸ - محمد لطیف خان صاحب چیف انجینئر فیض اللہ چک - ضلع گورداسپور
۳۱۹ - شیخ بوٹا صاحب - لدھیانہ
۳۲۰ - سجاگن بی بی صاحبہ ضلع سیالکوٹ
۳۲۱ - بوٹے خان صاحب - ״ ״
۳۲۲ - اللہ رکھی صاحبہ - تحصیل وسوہہ
۳۲۳ - محمد عمر خان صاحب ڈیرہ غازیخان
۳۲۴ - سید محمد حسین صاحب تحصیل گڈھ شنکر
۳۲۵ - تاج الدین صاحب ضلع گورداسپور
۳۲۶ - عمر الدین صاحب ״ ״
۳۲۷ - احمد صاحب - چودھریوالہ ״ ״
۳۲۸ - وڑا صاحب تلونڈی جھنگلاں ״ ״
۳۲۹ - برکت صاحب ״ ״ ״ ״
۳۳۰ - چراغ صاحب ״ ״ ״ ״
۳۳۱ - عبد اللہ صاحب - رسول پور ״ ״
۳۳۲ - عمر الدین صاحب پیر شاہ ״ ״
۳۳۳ - قطب الدین صاحب ہرسیاں ״ ״
۳۳۴ - عبد الغنی صاحب ضلع جالندہر
۳۳۵ - غلام محمد صاحب ״ ״
۳۳۶ - غلام نبی صاحب ״ ״
۳۳۷ - والدہ میاں امام الدین صاحب ״ ״
۳۳۸ - شریف حسین صاحب ״ ״
۳۳۹ - پیر دین صاحب ״ ״
۳۴۰ - محمد شریف صاحب ״ ״

(باقی آیندہ)

پندرہ روپے روزانہ کماؤ

اگر بذریعہ تحریر گھر میں بیٹھے بٹھائے پندرہ روپیہ روزانہ کمانا چاہو۔ تو ہم سے صابون سازی سیکھ لو۔ نمونہ کا صابون ہاتھ منہ دھونے کا اور کپڑا دھونے کا ایک ایک ٹکیہ مفت منگوالو۔ محصولڈاک کے واسطے ۲/۰ کے ٹکٹ روانہ کرو۔ پورا دگنا منافع ہوگا۔

المشتہر:۔ ڈاکٹر شفیع احمد پی ایچ ڈی چاندنی چوک دہلی

حرکت قلب بند ہونیکی خوفناک ترقی

ڈاکٹر سٹرک لینڈ گوڈل جو امراض قلب کے سپیشلسٹ ہیں کا لیکچر جو انہوں نے مارچ ۱۹۲۸ء کو لندن میں دیا ہے۔ دنیا بھر کے اخبارات میں شائع ہو چکا ہے:

بڑے بڑے آدمیوں کی موت کا حال تو آپ اخبارات میں مطالعہ کر چکے ہیں۔ کہ مسیح الملک حکیم اجمل خاں۔ اور گورنر یو۔پی اور فلاں فلاں شخص یکایک قلب کی حرکت بند ہو جانے سے فوت ہو گیا مگر غیر معروف اشخاص کی موت جو قلب کی حرکت بند ہو جانے سے واقع ہوئی ہیں۔ اس کا شائد آپکو علم نہیں۔ اس کا اندازہ آپ اس سے کر سکتے ہیں۔ کہ ڈاکٹر موصوف نے تحقیق کیا ہے۔ کہ ۸۰ فیصدی دل کی حرکت بند ہو جانے سے موت وارد ہونے کا اوسط ہو گیا ہے۔ پس آپ کا فرض ہے۔ کہ آج ہی **حب جواہر اکسیر مفرح قلب** منگوا کر کھانی شروع کر دیں نمونتاً صرف چھ خوراک منگوا کر دیکھئے۔ سخت سے سخت قلب کے اختلاج کو حلق سے اترتے ہی روک دیگی۔ اگر یہ چھ خوراک اپنی جادو اثری منوا دیں تو آپ ۱۴ خوراک اس کی منگوا لیں ورنہ نہیں قیمت ۱۴ خوراک پچیس ۲۵ روپے۔ چھ خوراک ۶ روپے

حب جواہر مہرہ کیا چیز ہے

۳۰ اور ۶۰ کے درمیانی عمر کا شخص اگر چالیس خوراک حب جواہر مہرہ استعمال کر کے بارہ گھوڑوں کی طاقت کے موٹر کو پروفیسر رام مورتی کی طرح روک دے تو ہمیں سرٹیفکیٹ روانہ کرے۔ اگر نہ روک سکے تو اپنی قیمت واپس منگوائے۔ اگر قیمت واپس نہ کریں تو ہمارے اقرار نامہ کے ذریعہ دگنی قیمت بذریعہ عدالت مع خرچہ کے وصول کرے۔ اگر مذکورہ مضمون کا اقرار نامہ وی پی کے ہمراہ وصول نہ ہو تو وی پی واپس کر دو۔

حب جواہر مہرہ کوئی غیر معروف دوا نہیں۔ بلکہ طب یونانی میں سرتاج مقویات تسلیم کیجاتی ہے۔ فردوسی نے شاہنامہ میں اس کا ذکر لکھا ہے۔

قیمت چھ خوراک چھ روپے چھ آنہ

ڈاکٹر شفیع احمد پی۔ ایچ ڈی چاندنی چوک دہلی

وہ ہزاروں گھر

جو بچوں کے بچپن میں ہی داغ جدائی دے جاتے رہتے جن کے بار بار گرتے رہنے یا مردہ بچے پیدا ہوتے رہنے سے ویران ہوتے تھے۔ وہ سیدنا نورالدین اعظم رض کی ایجاد نصف صدی سے زیر استعمال

تریاق اٹھرا

کے استعمال کے بعد بچوں سے پُررونق ہیں۔ کیوں آپ بھی اسے استعمال کر کے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ اس دوائی کے غیر مفید ثابت کرنے والے کو ایک ہزار روپے انعام۔ قیمت مکمل خوراک عـ۱۰ مفصل حالات و درخواست برائے تریاق اٹھرا بنام

مینجر دی یونیورسل ٹریڈ ہوس (شعبہ نسوان) قادیان پنجاب

ہندوستان کی ترقی کا راز

آلات زراعت

ہندوستان میں گندم کی اوسط پیداوار ۱۲ من فی ایکڑ ہے
برخلاف اس کے
انگلستان میں ۳۰ من جرمنی میں ۳۲ من اور ڈنمارک میں ۴۰ من فی ایکڑ ہے
اگر آپ بھی پیداوار بڑھانے کے خواہشمند ہوں تو ہم سے

زراعتی آلات طلب فرمائیں

ہمارے ہاں سنٹری فیوگل پمپ۔ آہنی رہٹ۔ انگریزی ہل۔ چارہ کترنے کی مشینیں اور شکر کے بیلنے جات وغیرہ عمدہ مضبوط اور ہر لحاظ سے تسلی بخش تیار ہوتے ہیں اخبار کے حوالہ سے طلب کرنے پر باتصویر فہرست مفت ارسال خدمت ہوگی

ایم عبدالرشید اینڈ سنز سوداگران مشینری بٹالہ پنجاب

تحائف پشاور

مشہدی لنگیاں اور پشاوری کلاہ

ہر قسم کی چھوٹی بڑی مشہدی و پشاوری لنگیاں اور مشہدی رومال لیڈی سوٹ کے مشہدی قنا و نیز کلاہ پشاوری و بخاری ارزاں قیمت پر ذیل کے پتہ سے طلب فرمائیں۔ مال پسند نہ آنے پر محصولڈاک کاٹ کر قیمت واپس دی جائیگی۔ یا اس کے بدلے حسب منشاء خریدار کو دوسری چیز دی جاویگی۔

المشتہر
غلام حیدر میاں محمد احمدی جنرل مرچنٹ بازار کریم پورہ پشاور

حسن خوز

دنیا میں خوبصورتی بھی کوئی چیز ہے

اسکو سات دن ملکر نہانے سے گلاب کی مانند رنگت نکل آتی ہے چہرہ پر سیاہ داغ داد کھاج۔ ہاتھ پاؤں کا پھٹنا بغل میں بدبو اور پسینہ کا آنا ان سب کو دور کر کے جلد کو ملائم اور خوبصورت کرتا ہے۔ روزانہ استعمال سے چہرہ کا رنگ مثل انار کے نکل آتا ہے۔ یہ وہ پوڈر نہیں ہے جس کو بازاری عورتیں لگا لیتی ہیں۔ یہ محض پھولوں سے بنایا گیا ہے۔ اس کی خوشبو مدت تک قائم رہتی ہے قیمت فی شیشی ۱۲/ پانچ ۱۰ شیشی کے خریداروں کو ایک بوتل مفت:۔ المشتہر:۔ ایس اے اصغر اینڈ کو ٹیامحل دہلی

نعمت بہرا پن

کم سننے کان بہنے۔ درد ورم۔ آوازیں ہونے خشکی کھجلی۔ کانوں کا بھاری رہنا۔ کان کی تمام بیماریوں پر مشہور اور اکسیر دوا روغن کرامات ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ (۱۴/)

بادشاہی منجن ہلتے دانت جما دیتا ہے ہمیشہ استعمال کے قابل قیمت فی شیشی چار آنہ دھوکہ باز لوگوں سے ہوشیار رہو۔ اپنا پتہ صاف لکھیئے۔ ہمارا پتہ یہ ہے

کان کی دوا لیب اینڈ سنز پیلی بھیت (یو۔پی)

بیکار دوست

فوراً میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ اور گھر بیٹھے ہی کم از کم ایک سو روپے ماہوار آسانی سے کما سکنے کا ڈھنگ سیکھ لیں۔ بیکاروں کے سوا ملازمت پیشہ اور تاجر پیشہ دوست بھی فائدہ اٹھائیں۔ جواب کے لئے ۲/ کے ٹکٹ بھیجنے ضروری ہیں۔

مہتمم احمدیہ دواگھر قادیان

معارف القرآن

معزز ناظرین! آپ نے پڑھ لیا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ ۷ر اگست سے دس پاروں کا درس القرآن دینے والے ہیں۔ سو اس درس کے سننے کیلئے اپنے آپکو تیار کرنے کیواسطے حضور کے پہلے دس پاروں کے نوٹوں کا مطالعہ کریجئے۔ جو ایک کتاب کی صورت میں چھپ چکے ہیں۔ قیمت صرف ۸/ محصولڈاک ۱/ یہ یاد رہے کہ نوٹ مختصر اور حیرت رہنمائی کرتے ہیں:

ملنے کا پتہ:۔ تشحیذ قادیان

ہندوستان کی خبریں

کلکتہ ۳ر جولائی۔ جنوبی کلکتہ میں خاکروب ہڑتالیوں نے وفادار کارکنوں کی مدافعت کی۔ پولیس وقت پر پہونچ گئی ۲۷۔ ہڑتالی گرفتار ہوئے۔ ہڑتالیوں کی کلوخ اندازی سے ۴ سپاہیوں کو ضربات آئیں۔ لاٹھیاں بھی آزادی سے استعمال کی گئیں۔ تمام ملزموں کا چالان کر دیا گیا +

لاہور ۴ر جولائی۔ آج مسٹر فیلبوس سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں ایک بوڑھی عورت مسمات بیگاں کے خلاف سات منقدمات چوری کی سماعت ہوئی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ملزمہ کے قبضہ سے سینکڑوں مسروقہ پارچات برآمد ہوئے جو کہ آج عدالت میں پیش ہوئے +

کانگریس کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ کل جس وقت نصیر آباد کیمپ کی جامع مسجد میں جمعہ کی نماز ہو رہی تھی۔ تو ٹھیک اُس وقت جبکہ جماعت پہلی رکعت کے سجدے میں تھی۔ یہ آواز سُنی گئی" ارے کیا غضب کرتے ہو" سجدے سے لوگوں نے سر اٹھایا۔ تو پانچویں صف میں سے ایک شخص عیدو کا گلا کٹا ہوُا دیکھا۔ قریب کے لوگوں نے نیت توڑ دی۔ قاتل فرار ہو گیا تھا اب تک تین مسلمان گرفتار ہوئے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ چند روز پیشتر عیدو اور اس کے چند دوستوں میں ہنسی مذاق میں ان بن ہو گئی تھی۔ اور نوبت مار کٹائی تک پہونچی تھی۔ ایک شخص مارا گیا تھا۔ قیاس کیا جاتا ہے۔ کہ پہلے مقتول کے بیٹے نے جوش انتقام میں عین حالت نماز میں عیدو کو قتل کر ڈالا۔ پولیس نے اس کو بھی گرفتار کر لیا ہے +

ناگپور ۳ر جولائی۔ سی۔ پی لیجسلیٹو کونسل کا آئندہ اجلاس ۱۵۔ اگست سے شروع ہوگا۔ اغلب ہے۔ کہ سائمن کمیشن سے تعاون کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی جائے گی +

ہوشیارپور ۳۰۔ جون۔ ضلع ہوشیار پور میں ایک گاؤں راج پور بھائیاں ہے۔ وہاں سے ایک عجیب و غریب خبر موصول ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ وہاں تین ماہ کی عمر کی ایک بکری ہے۔ جو آدھ سیر دودھ روزانہ دیتی ہے۔ زیادہ تعجب انگیز بات یہ ہے۔ کہ اس بکری کا بچہ وغیرہ بھی کوئی نہیں ہے +

شملہ ۳۔ جولائی۔ شاہ و ملکۂ افغانستان یکم جولائی کو ۱۰ بجے کابل پہونچے۔ نہایت جوش و خروش کے ساتھ ان کا خیر مقدم کیا گیا۔ سیاسی حکام سے ہاتھ ملانے کے بعد شاہ و ملکہ شاہی محل میں تشریف لے گئے۔ شہر کو خوب آراستہ کیا گیا۔

تین روز تک عام تعطیل منائی جائیگی۔ اہالیانِ کابل نے اپنے بادشاہ کی آمد پر اظہار مسرت کے طور پر انہیں ایڈریس پیش کیا۔ امیر صاحب نے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ اگرچہ اس طویل جدائی کو میں نے بہت محسوس کیا۔ مگر مجھے اس بات سے تسلی تھی۔ کہ دیگر ممالک کی ترقی دیکھ کر میں اپنے ملک کی ترقی کمروں نگا۔ ازاں بعد امیر صاحب ایک سپاہی۔ ایک فوجی افسر۔ ایک سویلین اور ایک طالب علم یعنی ملک کی مختلف جماعتوں کے نمائندوں سے بغلگیر ہوئے +

فیروزپور ۳۔ جولائی۔ پولیس نے دو سکھوں کو جو فرید کوٹ سے آرہے تھے۔ گرفتار کر لیا۔ سرکاری مخبر نے پولیس کو اطلاع دی تھی۔ کہ ملزم دو اونٹوں پر دو من افیون لاد کر لا رہے تھے۔ جس کی قیمت دس ہزار روپیہ ہے۔ پولیس نے جب ملزموں کو ٹھیرنے کے لئے کہا۔ تو ایک سکھ نے اس کا جواب فائر سے دیا۔ لیکن پولیس نے دونوں ملزموں کو معہ افیون گرفتار کر لیا +

شملہ ۵ جولائی۔ ہز ایکسلنسی وائسرائے ہند نے ۳۰۔ جون کو شاہ افغانستان کی خدمت میں مندرجہ ذیل برقی پیغام بھجوایا ہے۔ سات ماہ کی مسلسل سیاحت کے بعد اپنی مملکت کے صدر مقام میں نزول اجلال فرمانے کی تقریب پر میں آپ کی خدمت میں پر تپاک ہدیہ تہنیت پیش کرتا ہوں اور حضور کی آئندہ کامیابی کے لئے دعا کرتا ہوں۔ مجھے اس بات کا گہرا رنج رہیگا۔ کہ علالت کی وجہ سے میں ابھی میں شاہی پائیگاہ میں باریاب نہیں ہو سکا۔ شاہ افغانستان نے ۲ جولائی کو حسب ذیل جواب عنائت فرمایا۔ ہمارے بخیر و عافیت اپنے محبوب ملک کو مراجعت پذیر ہونے پر ہز ایکسلنسی نے جو برقی پیغام تہنیت بھجوایا۔ اور دوستانہ جذبات کا اظہار کیا ہے۔ اس سے مجھے بہت مسرت حاصل ہوئی۔ لیڈی ارون اور حکومت کے عہدیداروں کا مخلصانہ خیر مقدم اور تمام اہل ہند کے جذبات جو سیاحت ہند کے دوران میں ہمارے مشاہدے میں آئے۔ انہوں نے ہمارے دل پر بڑا اثر کیا +

آگرہ شہر ۴۔ جولائی۔ گرمی سخت تھی۔ تعزیوں کے شہر گشت کرتے ہوئے کربلا پہونچنے کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ دو گھوڑے یکہ والوں کے۔ ایک گدھا۔ پانچ مسلمان۔ ایک ہندو تیلی جو تعزیہ اٹھانے والوں میں تھا۔ تین بجے شام تک فوت ہو گئے دس بارہ آدمی سخت بیمار ہیں۔ جن میں سے ایک شفاخانہ میں مر گیا

ممیل پور۔ یکم جولائی۔ بھوڈا بیجے تیوہار کے ایام میں ایک شخص نے ڈپٹی کمشنر کے سامنے خون آلودہ سر کا تحفہ پیش کیا۔ اور کہا کہ یہ سر کیلاش چندر قانونگو کا ہے۔ جو پدم پور کے زمیندار کا ملازم تھا۔ اور اس شخص نے مجھ پر بہت ظلم کیا تھا +

ممالک غیر کی خبریں

قاہرہ کا جریدہ "السیاستہ" عدن سے آئے ہوئے ایک پیغام کی بنا پر لکھتا ہے۔ کہ عساکرِ یمن نے قبیلہ الزرانیق کے خلاف سرگرمی سے جدال و قتال شروع کر دیا ہے۔ دونوں لشکروں کا بمقام منصوریہ تصادم ہوُا۔ جو حوض ایدہ کے قریب واقعہ ہے۔ فریقین کے بے شمار آدمی قتل و مجروح ہوئے گرد و نواح کے قبائل پر حملے کئے گئے۔ اور ان کا تمام مال و متاع بطور مال غنیمت کے چھین لیا گیا +

جریدہ "المقطم" قاہرہ رقمطراز ہے۔ کہ قبیلہ بنو صخر کے بدویوں نے ایک کاروان پر تاخت کی۔ جس میں ۱۴۰ اونٹ تھے۔ اور جو دمشق سے حجاز کو سوداگری کا مال لے جا رہا تھا۔ لٹیروں نے کاروان کا تمام مال لوٹ لیا۔ جس کی قیمت کا اندازہ ۱۵ ہزار طلائی لیرا کیا جاتا ہے۔

تیرانہ۔ یکم جولائی۔ پریزیڈنٹ البانیہ کے اقدام قتل میں پانچ آدمیوں پر مقدمہ چلایا گیا تھا۔ جن میں چار آدمیوں کو سزائے موت کا حکم دیا گیا۔ اور پانچواں بری کر دیا گیا +

مانیلا ۲۔ جولائی۔ منیلا سے ۲۴۰ میل کے فاصلہ پر ایک آتش فشاں پہاڑ پھوٹ پڑا۔ جس کے پگھلے ہوئے آتشیں سیال مادہ سے شہر اور نزدیک کے دیہات تباہ ہو گئے۔ تقریباً سات ہزار لوگ گھروں کو چھوڑ کر چلے گئے +

ٹوکیو۔ طویل و سرگرم مباحثہ کے بعد پریوی کونسل نے قانون قیام امن کا مسودہ منظور کر لیا۔ اس قانون کی رو سے حکومت جاپان میں اصولی تبدیلیاں پیدا کرنے کی خفیہ انجمنوں کے مرتب کرنے والوں۔ یا ان میں حصہ لینے والوں کو سزائے موت دی جائے گی۔ ایسی انجمنوں کے دوسرے ارکان کے لئے کم از کم دو سال قید بامشقت کی سزا تجویز ہوئی ہے

لنڈن ۲ر جولائی۔ انگلستان اور میکسیکو کے درمیان آج شام کو ٹیلیفون کے سلسلہ کا افتتاح ہوُا سب سے پہلے نائب پوسٹ ماسٹر جنرل لارڈ میر اور حکومت مکسیکو کے نمائندوں نے گفتگو کی +

نانکن۔ ۵ر جولائی۔ حکومت نے شراب کا استعمال حکماً بند کر دیا ہے۔ بیس سال سے کم عمر کا جو آدمی شراب استعمال کرے گا۔ اُسے سخت سزا دی جائے گی۔ نابالغوں کے لئے تمباکو نوشی ممنوع قرار دی گئی ہے +

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا۔

تحریک چندہ خاص سنہ ۱۹۲۸ء اور لوکل جماعت احمدیہ قادیان

۲۹/۶/۲۸ کو بعد از نماز جمعہ مسجد اقصےٰ میں زیر انتظام مقامی مجلس منتظمہ قادیان جلسہ ہوا۔ تلاوت قرآن کے بعد مجلس ہذا کے پریزیڈنٹ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کا پیغام "اے عباد اللہ میری طرف آؤ" پڑھکر سنایا۔ لوکل جماعت احمدیہ قادیان نے اپنے واجب الاطاعت امام کی آواز پر بہت جوش سے لبیک کہا۔ چنانچہ جن احباب نے اسی وقت قابل قدر وعدے لکھوائے۔ ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

(۱) حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم اے
(۲) جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم اے نے بحیثیت ناظر اعلےٰ تمام کارکنان کی طرف سے ۳۰ فیصدی کے حساب سے چندہ خاص دینے کے لئے وعدہ لکھوایا
(۳) جناب مولوی عبد المغنی صاحب ناظر صاحب بیت المال نے ۴۰ فیصدی کے حساب سے دینے کا وعدہ کیا۔
(۴) جناب حکیم محمد عمر صاحب مار
(۵) حضرت پیر منظور محمد صاحب مار
(۶) بھائی محمود احمد صاحب احمدیہ میڈیکل ہال ۔ للعہ
(۷) محمد عبد اللہ صاحب ڈسپنسر اینگلو پرشین کمپنی ایران ۔ عہ
(۸) حبیب خاں صاحب ابن جناب مولوی ذوالفقار علی خانصاحب ناظر اعلےٰ نے ۳۰ فی صدی کے حساب سے۔
(۹) مستری محمد عبد الرحمٰن صاحب ٹھیکیدار بھٹہ دار الفضل ۔ عہ
(۱۰) مرزا محمد حسین صاحب ٹیلر دار الرحمت ۔ عہ
(۱۱) مستری دین محمد صاحب تاجر لوہا عہ نقد دیدیئے
(۱۲) بھائی شیر محمد صاحب تاجر للعہ "
(۱۳) شاہ عالم صاحب کمپونڈر للعہ (۱۴) شیخ محمد اکرام صاحب تاجر للعہ
(۱۵) جلال کشمیری للعہ (۱۶) منشی محمد اسمٰعیل صاحب دار الرحمت للعہ
(۱۷) چوہدری حاکم دین صاحب تاجر ۔ للعہ
(۱۸) علی احمد صاحب موٹر والا عہ (۱۹) خانبہادر غلام محمد صاحب للعہ
(۲۰) بابو ولد حمین احمد آباد للعہ (۲۱) سید محمد ایوب صاحب عہ

چنانچہ اس وقت جو وعدے ہوئے۔ ان کی مجموعی تعداد علاوہ کارکنوں کے ۱۵۰۰ کے قریب تھی۔ جلسہ کے خاتمہ پر بحضور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کارروائی جلسہ کی مختصر سی اطلاع بذریعہ تار ڈلہوزی بھیجی گئی۔ چنانچہ حضور کی طرف سے بھی خوشنودی کا پیغام بذریعہ تار پہونچا۔ فقط والسلام

خاکسار محمد الدین ملتانی سیکرٹری مال لوکل انجمن احمدیہ قادیان

نظارت تعلیم و تربیت کے اعلان

اعلان دورہ انسپکٹر تعلیم و تربیت

جماعتہائے احمدیہ ضلع کانگڑہ و تحصیل پٹھانکوٹ کے پریزیڈنٹ و سیکرٹری صاحبان کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ مرزا برکت علی صاحب انسپکٹر تعلیم و تربیت جو کہ جماعتہائے احمدیہ ضلع جالندھر کے دورہ سے فارغ ہوچکے ہیں۔ اب انہیں آپ کے علاقہ کی جماعتوں کے دورہ کے لئے بھجوایا جارہا ہے مرکز سے انسپکٹر صاحب کو ان جماعتہائے احمدیہ کی علمی اور عملی اصلاح کے لئے مناسب ہدایات دے دی گئی ہیں۔

امید ہے۔ کہ آپ صاحبان پوری دلچسپی کے ساتھ انسپکٹر صاحب کے کام میں مدد دیجئے۔ اور ہر مقامی جماعت کی بہتری کے لئے جو انتظام تجویز کیا جائیگا۔ اس کے مطابق عملی طور پر پوری توجہ اور لگاتار کوشش فرماکر عند اللہ ماجور ہونگے۔ والسلام

مرزا بشیر احمد ناظر تعلیم و تربیت

ضرورت ہے

مدرسۃ البنات قادیان کے لئے دو استانیوں کی از حد ضرورت ہے۔ ایک ایس۔ وی۔ اور ایک جے۔ اے۔ وی۔ احمدی احباب خاص توجہ مبذول فرمائیں۔ اور دو احمدی استانیاں مدرسۃ البنات قادیان کے لئے جلد از جلد بہم پہونچائیں۔ تنخواہ کا فیصلہ ناظر تعلیم و تربیت کے ذریعہ سے ہو سکتا ہے۔ غالباً گورنمنٹ سکولوں کا گریڈ ہی دیا جائیگا۔ المعلن ہیڈ ماسٹر مدرسۃ البنات

ضرورت ہے

ایک استانی کی جو نارمل پاس ہو۔ یا کم از کم پرائمری تک تعلیم رکھتی ہو۔ سند ضروری ہونی چاہیئے۔ تنخواہ -/25 روپیہ ماہوار ہوگی۔ درخواستیں براہ راست مولا بخش صاحب نمبردار سیکرٹری انجمن احمدیہ چک نمبر ۳۵ جنوبی ڈاکخانہ چک نمبر ۳۴ جنوبی۔ علاقہ سرگودہ روانہ کی جائیں۔ مرزا بشیر احمد ناظر تعلیم و تربیت

شاہِ کابل کی بخیریت واپسی پر جماعت احمدیہ کی طرف سے مُبارکبادی کا تار

چیف سیکرٹری جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے حسب ذیل تار ہز میجسٹی شاہ کابل کو ارسال کیا گیا ہے:۔

"میں امام جماعت احمدیہ کی طرف سے یور میجسٹی کی بخیریت اور کامیاب واپسی پر یور میجسٹی کی خدمت میں نہایت خلوص دل سے ہدیہ تہنیت و تبریک پیش کرتا ہوں"

چیف سیکرٹری جماعت احمدیہ قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۳ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۰ - جولائی ۱۹۲۸ء | جلد ۱۶

امیر غیر مبایعین کی دھوکہ دہی

اور

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی پردہ پوشی

(۱)

"پیغام صلح" کی خاموشی

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے جو بہ تقاضائے خاص تعلق ہر اڑے وقت مولوی محمد علی صاحب کی امداد کرنے کے لئے تیار رہتے اور ہمیشہ شدت غیظ و غضب میں متانت و تہذیب کا دامن ہاتھ سے چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ ایک ایسے معاملہ میں مولوی صاحب کی پردہ پوشی کرتے ہوئے "پیغام صلح" میں سلسلہ مضامین لکھنا شروع کیا ہے۔ جس پر خود "پیغام صلح" کئی دنوں کے سوچ بچار کے بعد صرف ایک صفحہ سے بھی کم کا مضمون شائع کرکے پھر خاموش ہو گیا تھا۔ ہم منتظر تھے۔ کہ "پیغام صلح" جو کچھ کہنا چاہتا ہے۔ کہہ لے۔ تو پھر ہم بھی جواب میں قلم اٹھائیں۔ لیکن نہ معلوم "پیغام صلح" کے نزدیک اپنے "امیر ایدہ اللہ" کی اتنی قدر و منزلت ہی نہیں۔ جتنی ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے دل میں جسمانی اور روحانی دوہرا تعلق ہونے کی وجہ سے ہو سکتی ہے۔ یا اُسے "الفضل" میں وہ گالیاں ہی نظر نہ آئیں۔ جن کے متعلق ڈاکٹر صاحب کو یہ لکھنا پڑا۔ کہ

سختی اور بے ہودہ کلامی

"حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب کو جس قدر گالیاں دی ہیں انہوں نے اگلی پچھلی کسر پوری کر دی"۔

بہر حال کوئی وجہ ہو۔ بات یہ ہے۔ کہ "پیغام صلح" کو اس موقعہ پر اپنے "امیر ایدہ اللہ" کی حمایت اور تائید میں بالکل قاصر پا کر جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے بذات خود مولوی محمد علی صاحب کی پشت و پناہ بننے کی ضرورت بڑی سختی کے ساتھ محسوس کی ہے۔ اور وہ دل ہی دل میں "پیغام صلح" کو اس کوتاہی پر کوستے ہوئے اور یہ ارشاد فرماتے ہوئے کہ "لاہوریوں کی نرمی اور بے ہودہ کلامی سے اجتناب رکھنے ہی نے "الفضل" کو اس قدر دلیر کر دیا ہے۔ کہ وہ لاہوری جماعت اور ان کے امیر کی نسبت اتنا کچھ کہہ گیا"۔ "سختی کا لٹھ" اور "بے ہودہ کلامی کا پشتارہ اٹھا کر "الفضل" پر ٹوٹ پڑے ہیں

جس کا کام اسی کو ساجے

جناب ڈاکٹر صاحب خواہ مخواہ "لاہوریوں کی نرمی اور بے ہودہ کلامی سے اجتناب" کا شکوہ کر رہے ہیں۔ ان کے "لاہوریوں" نے کبھی جماعت احمدیہ اور اس کے امام ذی شان کے خلاف بے ہودہ سرائی میں کوتاہی نہیں کی۔ لیکن بات یہ ہے۔ کہ خواہ وہ کتنا بھی زور لگائیں۔ اور بد زبانی سے کس قدر ہی کام لیں ان کے دل میں جناب مولوی محمد علی صاحب کے متعلق اتنا درد تو پیدا نہیں ہو سکتا۔ جتنا جناب ڈاکٹر صاحب کو جا و بے جا طور پر محسوس ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ڈاکٹر صاحب کو جو نسبت جناب مولوی صاحب سے ہے۔ وہ ان لاہوریوں میں سے کسی کو حاصل نہیں ہے۔ پھر بے ہودہ گوئی۔ بازاری طرز کلام اور ٹھٹول بازی میں جو جبلی مہارت جناب ڈاکٹر صاحب کو ہے۔ وہ بھی تو شاید کسی اور میں نہ ہو۔ اس لئے "جس کا کام اسی کو ساجے" کے مطابق وہی اس کے لئے موزوں ہیں۔ اور ایسے حالات میں ان سے جس شرافت اور تہذیب کی توقع کی جا سکتی ہے۔ وہ ظاہر ہے۔

بات یہ ہے۔ کہ ۸ مئی کے "پیغام صلح" میں جناب مولوی محمد علی صاحب کا ایک خطبہ جمعہ چھپا۔ جو انہوں نے ۲۷ اپریل ۱۹۲۸ء کو احمدیہ بلڈنگس کی مسجد کے ممبر پر کھڑے ہو کر پڑھا۔ اس میں انہوں نے ادھر اُدھر کی بہت سی باتوں کے علاوہ یہ بھی کہا۔ کہ

"ایک کتاب کے اندر جو قادیان سے نکلی ہے پیشوائے جماعت قادیان کے یہ الفاظ نقل کئے گئے ہیں۔ "میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ ایک شخص خلافت پر اعتراض کر رہا ہے۔ تو میں نے کہتا ہوں۔ کہ اگر تم سچے اعتراض تلاش کرکے بھی میری ذات پر کرو گے تو خدا کی لعنت تم پر ہوگی۔ اور تم تباہ ہو جاؤ گے"۔

کتاب نکلی ہے یا نکلی تھی

مولوی صاحب کی ہوشیاری سمجھئے یا کچھ اور۔ کہ انہوں نے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ کا حوالہ دیتے ہوئے جو تمہیدی الفاظ کہے۔ وہ یہ ظاہر کرنے والے رکھے۔ کہ جس کتاب کا وہ ذکر کر رہے ہیں۔ وہ ابھی ابھی "قادیان سے نکلی ہے" اور شاید انہی الفاظ کی خاطر وہ کتاب شائع کی گئی ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ کتاب آج سے قریباً سات سال قبل ۱۹۲۱ء میں چھپ کر شائع ہو چکی تھی۔ اور اگر "پیغام صلح" کا یہ دعوےٰ درست ہے۔ کہ "حضرت امیر کو قرآن کریم سے بہت شغف ہے اس لئے مخالف موافق اسلامی غیر اسلامی سب قسم کی تفاسیر و لٹریچر متعلق قرآن اپنے مطالعہ میں رکھتے ہیں"۔

(پیغام صلح ۵ جون ۱۹۲۸ء)

تو پھر یقیناً ۱۹۲۱ء یا زیادہ سے زیادہ ۱۹۲۲ء میں ہی یہ کتاب ان کے مطالعہ میں آ جانی چاہئے تھی۔ جس کا نام "درس القرآن" ہے۔ اور جس کے شائع ہونے پر "الفضل" میں مفصل اعلان شائع ہوتے رہے ہیں۔ نہ کہ اب ان کے پاس پہنچنی چاہئے تھی۔ جبکہ قریب الختم ہے۔ پھر انہوں نے کس منہ سے یہ فرمایا۔ کہ "ایک کتاب کے اندر جو قادیان سے نکلی ہے" اور یہ کہہ کر یہ ظاہر کیا۔ کہ گویا وہ کتاب حال میں نکلی ہے۔ ایک معمولی اردو دان بھی چھ۔ سات سال قبل شائع شدہ کتاب کا ذکر اس طریق سے نہیں کریگا۔ جناب مولوی صاحب نے یہ الفاظ نہایت غور و فکر اور پوری احتیاط کے ساتھ اس لئے استعمال کئے۔ کہ ان کو پڑھنے والے یہ سمجھیں۔ کہ جس کتاب کا وہ ذکر کر رہے ہیں۔ وہ حال ہی میں شائع ہوئی ہے۔

کتاب کا نام کیوں نہ لیا

اس کے ساتھ ہی ایک اور احتیاط انہوں نے یہ کر لی۔ کہ کتاب کا نام نہ لیا۔ تاکہ نہ کسی کو یہ معلوم ہو۔ کہ کونسی کتاب ہے۔ اور نہ کوئی یہ کہہ سکے۔ کہ یہ تو کئی سال پہلے کی شائع شدہ کتاب ہے۔ اور اس کا ذکر کرتے ہوئے فقرہ ایسا رکھا۔ جسے گرفت کے وقت وہ اپنے مفید مطلب معنی پہنا سکیں۔ چنانچہ جب سوال اٹھایا گیا۔ کہ ۱۹۲۱ء میں شائع شدہ کتاب کے متعلق یہ کیوں کہا گیا۔ کہ "نکلی ہے"۔ وہ تو آج سے کئی سال پہلے "نکلی تھی"۔ تو فوراً کہہ دیا گیا۔ کہ

"حضرت امیر نے یہ کہیں نہ فرمایا تھا۔ کہ یہ نئی کتاب ہے"۔ (پیغام صلح ۵ جون)

اور ڈاکٹر بشارت احمد صاحب بول اٹھے۔

"سوال یہ تو نہ تھا۔ کہ کب ایسا کہا"۔ (پیغام صلح ۲۹ جون)

گر یقیناً یہ سوال تھا۔ اور نہایت اہم سوال تھا۔ اور اب بھی ہے کیونکہ اسی سے اس حوالہ کو پیش کرنے کی حقیقت ظاہر ہوتی ہے اور پتہ لگتا ہے۔ کہ "حضرت امیر ایدہ اللہ" کہلانے والے بھی دھوکہ دہی کے لئے کیسے اوچھے ہتھیاروں پر اتر آتے ہیں

کتاب کا نام لینے سے آسمان نہ ٹوٹ پڑتا

ہم یہ آگے بیان کریں گے۔ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب کی اس وقت اس حوالہ کو پیش کرنے سے کیا غرض تھی۔ اور انہوں نے کیوں اس کتاب کو حال کی شائع شدہ قرار دینے کی کوشش کی۔ اس وقت یہ بتانا ہے ہیں۔ کہ انہوں نے اس بے جا حرکت کا ارتکاب کرنے کے لئے کیا ڈھنگ اختیار کیا۔ پہلے تو ایسے الفاظ کے ساتھ اس حوالہ کا ذکر کیا۔ جن کا حسب منشار مطلب گھڑ سکیں۔ پھر کتاب کا نام نہ ظاہر کیا۔ اور ایسی حالت میں نام ظاہر نہ کیا۔ جبکہ اس کو سامنے رکھ کر یا اس سے حفظ کرکے انہوں نے الفاظ کہے۔ کیونکہ جو الفاظ جناب مولوی صاحب نے خطبہ میں بیان کئے۔ اور جو "پیغام صلح" نے شائع کئے۔ وہ اصل کتاب کے بالکل مطابق ہیں۔ اگر ان کو پیش کرنے میں نیک نیتی کو ذرہ بھر بھی دخل ہوتا۔ اور لوگوں کو دھوکہ دینا مقصد نہ ہوتا۔ تو پھر کتاب کا نام نہ لینے کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔ کتاب کا نام کوئی ایسا مشکل نہ تھا۔ کہ جناب مولوی صاحب اُسے ادا نہ کر سکتے تھے۔ اور نہ وہ اتنا بوجھل تھا۔ کہ ان کی نازک مزاجی اس کا بار نہ اٹھا سکتی تھی جب وہ کافی دیر تک محراب و ممبر کے زینت بن کر اور بہت کچھ دُرفشانی فرماتے رہے۔ اسی سلسلہ میں اگر ان کی زبان پر اس کتاب کا نام "درس القرآن" آ جاتا۔ تو ان پر آسمان نہ ٹوٹ پڑتا۔ لیکن چونکہ اس طرح ان کے کئے کرائے پر خاک پڑ جاتی تھی۔ اور ان کے دھوکہ میں کوئی نہ آسکتا تھا اس لئے انہوں نے دیدہ و دانستہ کتاب کا نام چھپایا۔ اور جان بوجھکر لوگوں کو اندھیرے میں رکھنے کی کوشش کی۔

حضرت عمر رضؓ کے نقش قدم پر چلنے کا دعویٰ

یہ اس شخص کی حالت ہے۔ جو اپنے منہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نقش قدم پر چلنے کا مدعی ہے۔ اور جو دوسروں کی اچھی سے اچھی باتوں میں نقص نکالنا اپنی قابلیت سمجھتا ہے۔

ایسے انسان کے متعلق جب کبھی مجبوراً اظہار حقیقت کیا جاتا ہے۔ تو وہ لوگ بھی جو اپنی مجلسوں میں مشغلہ کے طور پر اس کا ذکر کرکے اپنا جی ٹھنڈا کرتے ہیں۔ چلانے لگ جاتے ہیں۔ کہ "الفضل" نے یہ کہہ دیا۔ وہ کہہ دیا۔ اور ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کا تو کچھ پوچھنے ہی نہیں۔ بیچارے ایک ایک لفظ "الفضل" کا پڑھتے اور اس طرح جلتے ہیں۔ جس طرح آگ کی لکڑی جلتی ہے۔ اور بدبودار دھوئیں کے بادل اڑانے لگ جاتے ہیں۔ تعجب یہ ہے۔ کہ ساتھ کے ساتھ آنسو بھی بہاتے جاتے۔ اور منہ بسور بسور کر کہتے جاتے ہیں "الفضل" اتنا دلیر ہو گیا۔ کہ وہ لاہوری جماعت اور ان کے امیر کی نسبت اتنا کچھ کہہ گیا۔ حالانکہ جو کچھ کہا جاتا ہے۔ جوابی طور پر کہا جاتا ہے۔ اور اظہار حقیقت کے طور پر کہا جاتا ہے۔

---

۱۷ جون کے جلسے اور اخبار "مدینہ"

ہندوستان کے مسلمانوں پر یہ امر اچھی طرح واضح ہو گیا ہے۔ کہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۱۷ جون ۱۹۲۸ء کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر لیکچر دینے کے لئے جلسے کرنے کی جو تحریک فرمائی تھی۔ اور جسے خدا تعالےٰ کے فضل سے نہایت شاندار کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اس کی غرض سوائے اس کے اور کچھ نہ تھی۔ کہ مسلمانوں کو اپنے مقدس نبیؐ کے پاکیزہ حالات اور بے نظیر خوبیوں سے آگاہ کیا جائے۔ اور غیر مسلم لوگوں کو آپؐ کی اعلےٰ اور ارفع شان سے واقف کرکے ان کے دلوں میں آپ کی عزت اور توقیر پیدا کی جائے۔ الحمد للہ ایک بڑی حد تک یہ دونوں باتیں عمدگی کے ساتھ پوری ہوئیں۔ اور نہ صرف بڑے بڑے معزز مسلمانوں نے بلکہ غیر مسلم اصحاب نے بھی ۱۷۔ جون کے جلسوں کے نہایت مفید اثرات کا کھلے طور پر اعتراف کیا۔ اور بار بار ایسے جلسوں کے ہونے کی خواہش ظاہر کی۔

جن اصحاب نے الفضل کے ان پرچوں کا بغور مطالعہ کیا ہے۔ جن میں ۱۷۔ جون کے جلسوں کی رپورٹیں شائع ہوئی ہیں وہ جانتے ہیں۔ کہ ہم نے دوسرے مسلمانوں اور غیر مسلم اصحاب کا جنہوں نے اس جلسہ میں حصہ لیا۔ کسی قسم کی امداد دی۔ یا دلچسپی کا اظہار کیا۔ ان کا نہایت نمایاں طور پر ذکر کیا ہے حتےٰ کہ عنوانات میں ایسے اصحاب کے نام بقلم جلی درج کئے ہیں۔

ایسی حالت میں ہمیں معاصر مدینہ بجنور (۲۸ جون) میں یہ الفاظ پڑھ کر بہت حیرت ہوئی۔ کہ

"۲۲ جون کے الفضل کے سرسری مطالعہ سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے۔ کہ جلسوں کی روئدادیں درج کرتے ہوئے عنوانات قائم کرنے میں بیشتر اس امر کا التزام کیا گیا ہے۔ کہ جو جلسے محض مسلمانوں کی سعی اور کوشش سے ہوئے۔ ان کا عنوان دیا گیا ہے۔ "فلاں مقام میں جلسہ" اور جہاں احمدی جماعت۔ احمدی مبلغ یا اور کسی قادیانی کارکن کا تذکرہ یا تعلق شامل ہو گیا ہے۔ اسے "شاندار جلسہ" "عظیم الشان جلسہ" اور "کامیاب جلسہ" کا امتیازی لقب عطا کیا گیا ہے"۔

معلوم ہوتا ہے۔ نہایت "سرسری مطالعہ" سے معاصر موصوف نے یہ رائے قائم کی ہے۔ ورنہ جس پرچہ کا اس نے حوالہ دیا ہے۔ اسی میں "سکندرآباد میں عظیم الشان جلسہ" "زیر صدارت نواب ناظر یار جنگ صاحب جج ہائیکورٹ" اور "کلکتہ میں تمام اہل مذاہب کا عظیم الشان متحدہ جلسہ" "زیر صدارت سرسی۔ پی رائے" کے عنوانات سے جو رپورٹیں شائع ہوئی ہیں۔ ان میں محض مسلمانوں اور غیر مسلموں کی مساعی کا نہایت شاندار الفاظ میں ذکر کیا گیا ہے۔ اور فی الواقعہ ان کی خدمات شاندار ہی تھیں۔

پس یہ قطعاً صحیح نہیں۔ کہ ہم نے ان جلسوں کی رپورٹوں کے عنوانوں میں "شاندار" اور "عظیم الشان" اور "کامیاب" کے امتیازی الفاظ استعمال نہیں کئے۔ جو "محض مسلمانوں کی سعی اور کوشش سے ہوئے"! بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ ہم نے عام مسلمانوں کی اس موقعہ کی سعی اور کوشش کو خاص طور پر نمایاں کیا۔ کیونکہ ان کے لئے اس قسم کے کام میں حصہ لینے کا یہ پہلا موقعہ تھا۔ اور وہ مستحق تھے۔ کہ ان کی دلداری کا خاص طور پر خیال رکھا جاتا۔ لیکن اگر بفرض محال یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ کسی جلسہ کی رپورٹ کے عنوان میں کوئی "امتیازی لقب" نہیں لکھا جاسکا۔ تو اس سے کسی بدظنی کا شکار نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ خود مدیر مدینہ اپنی اس رائے کے ساتھ ہی لکھتے ہیں:۔

"مدیر الفضل مطمئن رہے۔ اس نے عمداً کوئی ایسی حرکت نہیں کی بلکہ اس سے سہواً ایسا ہو گیا ہے"۔ اور جو بات سہواً ہو جائے۔ اس کے متعلق یہ کہنا کہ وہ کسی خاص مقصد اور مدعا کو مدنظر رکھ کر یا اپنی کسی خاص غرض کے لئے کی گئی قطعاً درست نہیں۔

ہم سمجھتے ہیں۔ معاصر "مدینہ" نے "الفضل" کے صرف ایک پرچہ کے سرسری مطالعہ سے (حالانکہ رپورٹیں مسلسل کئی پرچوں میں شائع ہو چکی ہیں) جو رائے قائم کی۔ اور جس غرض سے قائم کی تھی۔ اس کی تردید اس کے اپنے ہی الفاظ سے ہو جاتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی تقریر

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ۱۷۔ جون ۱۹۲۸ء والی وہ تقریر جس میں آنحضرت صلعم کی پاکیزہ سیرت بے نظیر احسانات اور عدیم المثال قربانیوں پر نہایت عمدگی سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ الگ کتابی صورت میں انشاء اللہ جلدی شائع ہو جائیگی۔ اس کی طباعت کا انتظام بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان کے سپرد ہوا ہے۔ اس کا سائز $\frac{20\times30}{16}$ اور حجم ۸۰ صفحہ کے لگ بھگ ہوگا۔ مگر قیمت اصل لاگت کے قریب ہی رکھی گئی ہے۔ تاکہ اسے غیروں میں کثرت کے ساتھ تقسیم کیا جاسکے یعنی فی ہزار کی قیمت ... روپیہ۔ فی کاپی ... جو عام لاگت سے بھی کم ہے امید ہے کہ احباب کرام اس کی اشاعت میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینگے۔ آرڈر بکڈپو کے نام جلد آنے چاہئیں۔ تاکہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار نہ کرنا پڑے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ڈائری

ڈلہوزی یکم جولائی ۱۹۲۸ء

عربی اشعار

احباب یہ سن کر نہایت مسرت اندوز ہونگے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۳۰ر جون کو پہلی دفعہ عربی میں ۵۴ کے قریب اشعار کہے۔ فرمایا دل میں عربی شعر کہنے کی تحریک ہوئی۔ پہلے تو کچھ جھجکا۔ مگر جب بہت زور سے تحریک ہوئی۔ تو شعر کہنے شروع کئے اور تھوڑی دیر میں ہی بہت سے اشعار کہے گئے۔

یادگیر کے سیٹھ صاحب

جناب سیٹھ حسن صاحب یادگیر (حیدرآباد) سے اپنی وصیت کے متعلق حضور سے مشورہ لینے کے لئے اور مولانا مولوی سید سرور شاہ صاحب بحیثیت سکرٹری مجلس کارپردازاں مقبرہ بہشتی قادیان سے تشریف لائے۔ جناب سیٹھ صاحب نہایت مخلص اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابیوں میں سے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں اخلاص کی نعمت کے ساتھ مالی وسعت بھی بخشی ہوئی ہے۔ اور وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں بہت کچھ خرچ بھی کرتے رہتے ہیں۔ پہاڑی سفر کی عادت نہ ہونے کی وجہ سے اگرچہ انہیں کسی حد تک تکلیف ہوئی۔ مگر حضرت اقدس سے گفتگو کرتے ہوئے کہا۔ خدا کا شکر ہے۔ حضور کے صدقے یہ مقام دیکھ لیا۔

ایک صاحب سید احمد صاحب کو اپنے ساتھ لاکر جناب سیٹھ صاحب موصوف نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیعت کرائی۔ جناب سیٹھ صاحب ایک سادگی پسند انسان ہیں۔ اور بہت سادہ حالت میں رہتے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ نے آپ کو ایسا اعلیٰ دماغ دیا ہے۔ کہ اپنے تجارتی کام میں نہایت کامیاب انسان ہیں۔ اور ہماری جماعت میں غالباً سب سے بڑے تاجر ہیں۔ ان کے خرچ پر تیس طالبعلم مدرسہ احمدیہ میں تعلیم پا رہے ہیں۔ جن میں سے ایک نے جن کا نام فضل الرحمن ہے۔ اس سال مولوی فاضل کا امتحان دیا ہے۔ احباب ان کے پاس ہونے کے لئے دعا کریں۔

ڈلہوزی ۲ر جولائی ۱۹۲۸ء

مصروفیت

خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اچھی ہے حضور ڈاک کے خطوط کے جواب لکھانے اور سلسلہ کے انتظامات کے متعلق ہدایات جاری کرنے کے علاوہ تحقیق و تصنیف کے کام میں مصروف ہیں ؛

اخبار ٹائمز آف انڈیا کو چٹھی

انگریزی اخبار ٹائمز آف انڈیا کے ۲۴ر جون کا ایک نہایت دلآزار فقرہ جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حرم پاک کی ہتک کی گئی ہے۔ حضور کے سامنے پیش ہوا۔ حضور نے اس کے ایڈیٹر کو چٹھی لکھائی۔ جس میں اس فقرہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے معذرت شائع کرنے اور آئندہ احتیاط سے کام لینے کی تاکید کی گئی۔

دعوت

مولوی غلام احمد صاحب مجاہد نے اپنے ہاں بچہ پیدا ہونے کی خوشی میں حضرت اقدس اور دوسرے سب موجود اصحاب کو دعوت چائے دی۔ دعوت کے بعد حضور نے دعا فرمائی۔ احباب بھی دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ مولود کو لمبی عمر عطا کرے۔ اور دین کا خادم بنائے

رسول کریم صلعم کا روزہ افطار کرنا

اس موقعہ پر حضور نے فرمایا۔ احادیث میں یہ پڑھکر کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میٹھی چیز سے روزہ افطار فرمایا کرتے تھے۔ طبیعت پر ایک قسم کا بوجھ پڑا کرتا تھا۔ کیونکہ اس وقت میٹھی چیز کا کھانا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ پھر جب میں نے اہل بیت کی ایک حدیث میں پڑھا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نمکین چیز سے روزہ افطار کیا کرتے تھے۔ تو اس حدیث کو ترجیح دی کیونکہ دوسروں کی نسبت اہل بیت زیادہ اس بات سے واقف تھے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم افطاری زیادہ تر کس چیز سے کیا کرتے تھے ؛

شیعوں کی حدیثیں

اسی سلسلہ میں فرمایا۔ عام مسلمانوں نے یہ بہت بڑی غلطی کی ہے۔ کہ شیعوں کی احادیث کو انہوں نے بالکل ناقابل توجہ سمجھ لیا۔ اگرچہ ایک نقص ان حدیثوں میں یہ ہے۔ کہ ان میں راویوں کا سلسلہ ساتھ نہیں ہوتا۔ مگر ان حدیثوں سے بعض نہایت عمدہ اور مفید باتیں معلوم ہو سکتی ہیں؛

واپسی

جناب سیٹھ حسن صاحب (یادگیر) اور مولانا مولوی سید سرور شاہ صاحب جو حضرت اقدس سے ملاقات کے لئے آئے تھے۔ واپس تشریف لے گئے ؛

حضرت خلیفۃ المسیح کا پتہ
کوٹھی نمبر 18B اپترہ ہال
ڈلہوزی

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

(از جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب اسسٹنٹ سرجن)

پانچ نمازوں کی تعلیم (شروع نبوۃ مکہ)

ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ شروع زمانہ نبوت میں ایک دن آنحضرت صلعم کے پاس حضرت جبرائیل آئے اور فجر کی نماز ادا کی آنحضرت صلعم نے بھی ان کے ساتھ وہ نماز ادا کی۔ جب ظہر کا وقت آیا۔ تو پھر جبرائیلؑ آئے اور ظہر کی نماز پڑھی۔ آنحضرت صلعم نے بھی ان کے ساتھ پڑھی۔ جب عصر کا وقت آیا۔ تو پھر اسی طرح دونوں نے عصر کی نماز پڑھی۔ اسی طرح اس دن مغرب اور عشا کی نمازیں پڑھی گئیں۔ اس کے بعد جبرائیل علیہ السلام نے کہا۔ کہ آپؐ کے لئے ان نمازوں کے اسی طرح پڑھنے کا حکم ہوا ہے۔

بدبختوں کی کرتوت (مکہ)

ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک دن آنحضرتؐ کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے۔ اور ابوجہل اور اس کے کئی دوست بھی پاس ہی مجلس لگائے بیٹھے تھے۔ آنحضرتؐ کو دیکھ کر ایک ان میں سے بولا۔ کہ اس وقت فلاں جگہ ایک اونٹنی ذبح ہوئی ہے کوئی جاکر اس کی اوجھڑی اٹھا لائے۔ اور جب محمدؐ سجدہ میں جائے۔ تو اس وقت وہ اوجھڑی اس پر رکھدے۔ پھر خوب تماشہ ہو۔ یہ سن کر ایک بدبخت جس کا نام عقبہ تھا۔ اٹھا۔ اور جاکر اس اوجھڑی کو اٹھالایا پھر موقعہ تاکتا رہا۔ جب آنحضرت صلعم سجدہ میں گئے۔ تو اس نے اس کو آپ کی پیٹھ پر دونوں شانوں کے بیچ میں رکھدیا وہ کم بخت لوگ یہ دیکھ کر قہقہے لگانے لگے۔ اور ایک دوسرے پر ہنسی کے مارے گرے پڑتے تھے۔ ادھر اوجھڑی کے بوجھ کے مارے آنحضرتؐ سجدہ سے سر نہ اٹھا سکتے تھے۔ آخر حضرت فاطمہ رضؓ آئیں اور انھوں نے بڑی مشکل سے اس بوجھ کو آپؐ کی پیٹھ پر سے کھینچ کر زمین پر پھینکا۔ تو آپؐ نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا۔ یا اللہ ان قریش کے شریروں سے سمجھ۔ یہ بددعا ان بدمعاشوں کو بری لگی۔ کیونکہ ان کا عقیدہ تھا۔ کہ کعبہ میں دعا مقبول ہوتی ہے۔ پھر آپؐ نے نام لے کر ان کے لئے بددعا کی۔ اور فرمایا۔ یا اللہ ابوجہل سے سمجھ۔ یا اللہ عتبہ اور شیبہ سے سمجھ۔ یا اللہ ولید اور امیہ اور عقبہ

سے سمجھ اور ساتویں کا بھی نام لیا۔ مگر مجھے اس وقت یاد نہیں رہا۔ ابن مسعود رضؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ اس خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے بدر والے دن ان ساتوں کی لاشوں کو بدر کے کنوئیں میں پڑا ہوا دیکھا ؛

جانوروں پر ظلم کا نتیجہ

ایک دن آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ کہ مجھے جنت اور دوزخ دونوں دکھائے گئے۔ میں نے دوزخ میں ایک عورت کو دیکھا کہ ایک بلی اسے نوچ رہی ہے۔ میں نے پوچھا کہ اسے کیوں یہ عذاب ہوتا ہے۔ تو مجھے بتایا گیا۔ کہ اس عورت نے ایک بلی کو باندھ رکھا۔ یہاں تک کہ وہ بھوکی پیاسی مرگئی۔ نہ تو خود کھانے کو دیا نہ اسے چھوڑا کہ کیڑے وغیرہ کھا کر اپنا پیٹ بھر لیتی ۔

اسلامی جہاد کی حقیقت

ایک شخص نے آنحضرت ؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ خدا کی راہ میں جہاد کرنے کا کیا مطلب ہے ؟ کیونکہ بعض لوگ عداوت اور دشمنی کی وجہ سے جنگ کرتے ہیں۔ اور بعض اپنی قوم یا ملک کی حمیت اور حمایت میں۔ آنحضرت ؐ نے فرمایا کہ خدا کیلئے جہاد وہ جنگ ہے۔ جو اس لئے کی جائے کہ صرف اللہ کے نام کا بول بالا ہو۔ نہ کسی ذاتی دشمنی کی وجہ سے ہو۔ نہ دوستی اور حمیت کی وجہ سے زیس مال لوٹنا یا دشمنی نکالنا جو وجوہات جہاد ہمارے مخالفین بیان کرتے ہیں اس کا خود آنحضرت صلعم نے اپنی زبان سے رد کر دیا۔ م

آنحضرت صلعم کے ایک نواسے کا انتقال

آنحضرت صلعم کی بیٹی حضرت زینب کا ایک بچہ تھا ایک مرغ نے اس کی آنکھ میں چونچ ماردی۔ وہ زخم پک گیا۔ اور آنکھ میں پیپ پڑ کر ورم دماغ تک چڑھ گیا اور اسی تکلیف سے وہ معصوم فوت ہو گیا۔ (اسی لئے مرغوں اور مرغیوں سے چھوٹے بچوں کی حفاظت کرنی چاہیئے ؛) جب وہ بچہ مرنے لگا۔ تو حضرت زینبؓ نے آنحضرت صلعم کو کہلا بھیجا۔ کہ لڑکے کی نزع کی حالت ہے۔ آپؐ تشریف لائیں۔ آنحضرت ؐ نے ان کے جواب میں سلام کہلا بھیجا۔ اور فرمایا کہ بچے ہمارے پاس خدا کی امانت ہیں۔ تم صبر کو ہاتھ سے نہ دینا۔ حضرت زینبؓ نے پھر آدمی بھیجا۔ کہ آپؐ ایک دفعہ ضرور تشریف لائیں۔ اس پر آنحضرت صلعم ان کے ہاں تشریف لے گئے۔ بچہ کی جانکنی کی حالت دیکھکر آپؐ کے آنسو بہنے لگے۔ ایک صحابی نے عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ یہ آنسو کیسے ؟ آپؐ نے فرمایا۔ یہ آنسو اس شفقت کی وجہ سے ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھی ہے۔ اور خدا بھی اپنے انہی بندوں پر زیادہ رحم کرتا ہے جو بہت رحم دل ہوتے ہیں

لڑکے کی فرمانبرداری

حضرت عمر رضؓ کے بیٹے عبد اللہ رضؓ بن عمر بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نوجوان ہی تھا۔ (۱۵-۱۶ سال کا) کہ میں نے ایک رات خواب میں دوزخ کو دیکھا۔ میں اسے دیکھ کر ڈرا۔ ایک فرشتہ نے مجھ سے کہا۔ تم اس سے نہ ڈرو۔ میں نے اس خواب کا ذکر اپنی بہن ام المومنین حضرت حفصہ رضؓ سے کیا۔ انہوں نے آنحضرت صلعم کو سنایا۔ آنحضرت صلعم نے سن کر فرمایا "عبد اللہ اچھا آدمی ہے۔ کاش کہ وہ تہجد کی نماز بھی پڑھا کرے" جب عبد اللہ ابن عمر رضؓ کو آپ کے اس فرمانے کی خبر پہنچی تو اسی دن سے تہجد کی نماز باقاعدہ پڑھنے لگے اور مرتے دم تک اس میں ناغہ نہ کیا۔ یہاں تک کہ رات کو بہت ہی کم سوتے تھے۔

آنحضرت صلعم کی پانچ خصوصیتیں

آنحضرت صلعم نے ایک دن اپنے اصحاب سے فرمایا۔ کہ مجھے ۵ چیزیں ایسی دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں۔

۱۔ ایک تو ایسا رعب ہے جو مہینے بھر کی مسافت تک غالب رہے۔

۲۔ دوسرے تمام زمین میرے لئے پاک کرنے والی اور مسجد بنادی گئی ہے۔ سو میری امت میں جس کسی شخص پر نماز کا وقت آجائے۔ تو وہ وہیں زمین پر نماز پڑھ لے۔ اور پانی نہ ہو تو زمین سے ہی تیمم کرے۔

۳۔ میرے لئے مال غنیمت حلال کر دیا گیا ہے۔ جو مجھ سے پہلے کسی نبی کے لئے جائز نہ تھا۔ (بلکہ جمع کرکے جلا دیا جاتا تھا)

۴۔ چوتھے مجھے قیامت میں شفاعت کی اجازت دی جائے گی ؛

۵۔ پانچویں ہر نبی اپنی قوم کی طرف ہی بھیجا گیا تھا۔ مگر میں تمام دنیا کی طرف بھیجا گیا ہوں ؛

رنگروٹ کی عمر

حضرت ابن عمر رضؓ فرماتے ہیں۔ کہ احد کے دن فوج کے جائزہ کے وقت میں بھی آنحضرت صلعم کے سامنے پیش کیا گیا۔ مگر آپؐ نے مجھے لڑائی میں جانے کی اجازت نہ دی۔ اس وقت میری عمر ۱۴ سال کے قریب تھی۔ پھر خندق کی لڑائی میں آپ کے سامنے پیش ہوا۔ تو آپؐ نے مجھے جنگ میں شریک ہونے کی اجازت دیدی۔ اس وقت میری عمر پندرہ ۱۵ سال کی تھی ؛

مجھ سے زیادہ کون غریب ہے ؟ (مدینہ)

ایکدن آنحضرت صلعم مسجد نبوی میں صحابہ کے ساتھ تشریف رکھتے تھے کہ ایک شخص آیا اور کہنے لگا۔ کہ یا رسول اللہ میں برباد ہو گیا۔ آپؐ نے پوچھا کیا ہوا ؟ اس نے عرض کیا کہ میں نے اپنا روزہ توڑ دیا۔ آنحضرت ؐ نے فرمایا کیا تمہیں ایک غلام اس کے بدلے آزاد کرنے کیلئے دستیاب ہو سکتا ہے۔ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ کیا تم دو مہینے کے لگاتار روزے رکھ سکتے ہو۔ عرض کیا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا کیا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو۔ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ چپ ہو رہے اور وہ شخص بھی وہیں بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر میں ایک شخص ایک ٹوکری کھجوروں کی لایا۔ اور آپؐ کی خدمت میں پیش کی۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ وہ روزہ توڑنے والا کہاں ہے۔ وہ بولا یا رسول اللہ میں حاضر ہوں۔ آپؐ نے فرمایا۔ لو یہ کھجوریں اٹھالو۔ اور خیرات کردو۔ اس نے کہا یا رسول اللہ کیا اپنے سے زیادہ محتاج کو دوں ؟ خدا کی قسم مدینہ کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک ایک گھر بھی میرے گھر سے زیادہ محتاج نہیں ہے۔ آنحضرت ؐ اس کی یہ بات سن کر ہنسے اور فرمایا کہ اچھا جاؤ۔ اپنے بال بچوں کو ہی کھلا دو ؛

ترتیب ہجرت

مدینہ کے صحابہ بیان کرتے ہیں۔ کہ ہجرت سے پہلے اسلام سکھانے کیلئے ہمارے پاس مصعبؓ اور ابن ام کلثوم نا بینا آئے تھے۔ پھر ہجرت کا حکم ہوا۔ تو بلال رضؓ سعد رضؓ اور عمار رضؓ ان کے بعد حضرت عمر رضؓ بمعہ بیس مہاجرین کے تشریف لائے۔ پھر خود آنحضرت صلعم بمعہ حضرت ابو بکر رضؓ اور ایک غلام کے۔ پھر حضرت علی رضؓ آپؐ کے تشریف لانے کے بعد آئے۔ پھر تو یہ سلسلہ چل نکلا۔ مدینہ والوں نے کبھی ایسی خوشی نہیں منائی تھی جیسی آپؐ کے تشریف لانے پر منائی۔ یہاں تک کہ مدینہ کی لونڈیاں خوشی کے مارے گھر گھر کہتی پھرتی تھیں کہ اللہ کے رسول ہمارے ہاں آئے ! اللہ کے رسول ہمارے ہاں آئے !!

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کی تحریک کی بے نظیر کامیابی

ہندوستان کے طول و عرض میں ۱۷ جون کو عظیم الشان جلسے

چک نمبر ۱۱۶ میں جلسہ

۱۷ - جون ۱۹۲۸ء کو زیر صدارت جناب سید منور شاہ صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ ایک روز پہلے خوب منادی کرائی گئی۔ اللہ تعالے کے فضل سے لوگ ہماری امیدوں سے بڑھ کر تشریف لائے اور جلسہ نہایت شان و شوکت سے ہوا۔

تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد سید علی اصغر شاہ صاحب نے تقریر کی۔ اس کے بعد جناب سید غلام جیلانی شاہ صاحب سیکرٹری نے حضرت نبی کریم صلعم کی پاکیزہ زندگی پر تقریر کی۔ حاضرین مجلس کے دلوں میں ایک خوشی کا دریا لہریں مار رہا تھا۔ اس کے بعد جناب سید علی اصغر شاہ صاحب کا لیکچر شروع ہوا۔ جو حضرت نبی کریم صلعم کے دنیا پر احسانات پر تھا۔

سید علی اصغر شاہ

کوٹلی لوہاراں مشرقی میں جلسہ

۱۷ - جون کو بعد نماز عشا ایک بڑا جلسہ زیر صدارت جناب بابو نیاز دین صاحب مسجد اقصےٰ میں منعقد ہوا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر لیکچر کئے گئے۔ عورتیں اس قدر تعداد میں جمع ہو گئیں۔ کہ جو جگہ ان کے لئے مقرر کی گئی تھی۔ وہ بھر گئی۔ اور پھر مجبوراً عورتوں کو مکانوں کی چھتوں پر چڑھ کر لیکچر سننے پڑے۔

بعد تلاوت قرآن کریم۔ مولانا مولوی حکیم خادم علی صاحب نے آنحضرت صلعم کی پاکیزہ زندگی۔ آپ کی قربانیوں اور احسانات پر ایسے پرجوش الفاظ میں تقریر کی۔ کہ حاضرین پر ایک وجد طاری ہو گیا۔ اس کے بعد مولوی عبد الغنی صاحب نے آنحضرت صلعم کی قربانیوں پر لیکچر دیا۔ اور بعد لیکچر آپ نے پنجابی زبان میں آنحضرت صلعم کی صفات بصورت نظم بیان کیں۔

اس کے بعد کئی آدمیوں نے مختلف مضامین پر لیکچر دئے۔ یہ جلسہ حکیم خادم علی صاحب اور بابو محمد تقی صاحب کی کوششوں کا نتیجہ تھا۔

چوہدری غلام احمد

مقام اودھن علاقہ گجرات کاٹھیاواڑ میں جلسہ

بتاریخ ۱۷ - جون آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر جلسہ کیا گیا۔ اور نہایت خوبی کے ساتھ یہ جلسہ کامیاب ہوا

محمد اسماعیل عفی اللہ عنہ۔ پیش امام

اودے پور کٹیا ضلع شاہجہانپور میں جلسہ

دو ہندوؤں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں نظمیں لکھ کر پڑھیں۔ اور تقریریں بھی کیں۔ تین مسلمانوں نے تقریریں کیں۔ ایسا کامیاب اور بارونق جلسہ اس سے پیشتر کبھی نہیں ہوا۔

الطاف حسین

جوالاپور ضلع سہارنپور میں جلسہ

رحمت للعالمین کے فضائل بیان کرنے کے لئے جلسہ کیا گیا شیخ بشیر احمد صاحب صدر جلسہ منتخب ہوئے۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی کے بعد ماسٹر عزیز احمد صاحب نے حضور کے اخلاق اور ایثار پر نہایت جوش کے ساتھ تقریر کی۔ ایچ - ایچ احمد اللہ صاحب نے حضور پر نور کے رحمت للعالمین ہونے پر اور بابو عبد العزیز نے حضور کے احسانات پر لیکچر دیا۔ صدر صاحب نے بانیان جلسہ کا شکریہ ادا کیا۔ اور جلسہ کا اختتام کیا۔

ایچ - ایچ احمد اللہ ڈپٹی مجسٹریٹ پنشنر

بھاگو بھٹی میں جلسہ

موضع بھاگو بھٹی سے ایک کوس کے فاصلہ پر بھٹی کلاں ایک گاؤں میں جلسہ کا انتظام کیا گیا۔ قریباً ۶۰ آدمی کا مجمع تھا جس میں ہندو۔ آریہ۔ عیسائی اور غیر احمدی مسلمان موجود تھے۔ خاکسار نے آنحضرت صلعم کی پاکیزہ زندگی۔ آپ کے احسانات اور قربانیوں پر ۱¾ گھنٹہ کے قریب لیکچر کیا۔ خدا کے فضل سے لوگوں پر اچھا اثر پڑا۔ رات کے وقت موضع بھاگو بھٹی میں قریباً ۱½ سو مرد و زن کے مجمع میں ۱½ گھنٹہ لیکچر دیا۔ اس کا اثر اس قدر پڑا۔ کہ تمام نے متفقہ طور پر کہا۔ کہ ہم ہر پندرہ روز کے بعد اپنے گاؤں میں لیکچر دلوانے کا انتظام کرینگے۔ سو الحمد اللہ کہ بخیر و خوبی خدا تعالےٰ نے نہایت کامیابی کے ساتھ لیکچروں کا خاتمہ کیا۔

محمد بشیر احمدی

فتح گڈھ ضلع فرخ آباد میں جلسہ

۱۷ - جون ۱۹۲۸ء کو بوقت شب نہایت اطمینان اور کامیابی کے ساتھ جلسہ اسلامیہ بخیر و خوبی انجام پایا۔ اور حضور کی مبارک زندگی۔ حضور اقدس کی قربانیاں۔ حضور صلعم کے دنیا اور اہل دنیا پر احسانات پر مبلغین اور مقررین نے تقاریر دلپذیر سے سامعین کو مسرور اور محظوظ اور مستفیض فرمایا۔ اور حاضرین جلسہ نے نہایت گرمجوشی و خلوص اور ذوق و شوق سے شرکت کی۔ بلا تفریق مذہب اور غیر متعصبانہ صورت میں محبان وطن نے بھی شرکت فرمائی۔ اس کامیابی پر میں اراکین انجمن کو مبارکباد دیتا ہوں۔ بالخصوص منشی مولوی اکرام الٰہی صاحب نائب ناظم انجمن اصلاح المسلمین اور صدر جلسہ جناب منشی امیر بخش صاحب امیر ٹھیکیدار اور نائب صدر جناب منشی محمد قاسم صاحب جنہوں نے توجہ خاص مبذول فرما کر مشکوریت کا موقعہ دیا۔

محمد ابو الحسن۔ ناظم انجمن اصلاح المسلمین۔

کوٹلی ستیاں (مری) میں جلسہ

۱۷ - جون مقام کوٹلی ستیاں میں سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان کرنے کے لئے جلسہ کیا گیا۔ حاضرین جلسہ کی تعداد تقریباً یکصد تھی۔ سب کے سب غیر احمدی پنشنر فوجی افسران اور دیگر معززین موجود تھے۔ اور مندرجہ ذیل لیکچراران نے لیکچر دیا۔ پروت شیر۔ راجہ قربان علی صاحب۔ منشی محمد زمان صاحب۔

پروت شیر خان

کاسگنج ضلع ایٹہ میں جلسہ

خدا کے فضل و کرم سے بہت اچھی طرح کامیابی کے ساتھ جلسہ ہوا ڈاکٹر محمد رفیع خاں صاحب احمدی نے بہت کوشش فرمائی۔ حافظ محمد حنیف صاحب نے ہر سہ مضامین پر لیکچر دیا۔ اور نعتیں بھی پڑھی گئیں۔ ساتھیا

کی کافی تعداد تھی۔ جناب محمد شریف صاحب امین کلکٹری پنشنر اور ہیڈ ماسٹر صاحب۔ جناب محمد فیاض حسین علیگنجی و جناب حافظ عبدالستار صاحب امام جامع مسجد کاسگنج نے بہت کوشش فرمائی اللہ تعالیٰ ان سب اصحاب کو جزائے خیر دے ‫+‬

موضع تدرانہ ضلع ایٹہ میں جلسہ

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بڑی کامیابی کے ساتھ جلسہ ہوا۔ مولوی عبدالغنی صاحب نے حضور کی شان میں نعت پڑھی اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ مضمونوں پر تقریر فرمائی۔ لوگ کافی تعداد میں موجود تھے۔ بہت اچھا اثر ہوا ‫+‬

موضع علی پور ضلع ایٹہ میں جلسہ

الحمد للہ کہ بڑی خیر و خوبی سے جلسہ ہوا۔ مولوی عبدالحمید صاحب نے تقریر فرمائی۔ لوگوں پر بہت اچھا اثر پڑا۔ سامعین کی تعداد امید سے زیادہ تھی۔ مکرمی خدا بخش خاں صاحب نے بہت کوشش فرمائی۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے ‫+‬

موضع کھیڑہ ضلع مین پوری میں جلسہ

مولوی ظہور الدین صاحب مدرس اور مولوی ظہیر الدین صاحب پیشکار نے تقریریں فرمائیں۔ خدا کے فضل سے پبلک پر بہت اچھا اثر پڑا۔ سامعین کی تعداد کافی تھی۔ اللہ تعالیٰ کوشش کرنے والے اصحاب کو جزائے خیر دے ‫+‬

بھنگاؤں ضلع مین پوری میں جلسہ

خدا کے فضل سے بہت کامیاب جلسہ ہوا۔ مولوی عابد علی صاحب اور خانصاحب عبدالوہاب خان نے تقریریں فرمائیں۔ دونو بہت اچھی تھیں ‫+‬

قصبہ بیورہ ضلع مین پوری میں جلسہ

جناب مولوی جلال الدین صاحب مبلغ نے تقریر فرمائی جس کا سامعین پر بہت اچھا اثر پڑا۔ مکرمی سید فیض علی صاحب احمدی کے اہتمام سے جلسہ خیر و خوبی سے ہوا ‫+‬

محمد حسین احمدی

سوگھڑہ میں جلسہ

۱۷- جون ۱۹۲۸ء مقام گوہالی پور میں اس عاجز کی ایک تقریر زیر صدارت جناب ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب حضور علیہ السلام کے اخلاق پر ہوئی۔ اہل سنت والجماعت میں سے اکثر خواندہ اور سر برآوردہ اصحاب شریک جلسہ ہو کر بغور تقریر سنتے رہے۔ اور جلسے میں بھی اور باہر بھی خوشی کا اظہار کرتے رہے۔

دوسری تقریر

رات آٹھ بجے مقام براد وہیں اڑیہ زبان میں اور ایک تقریر ہوئی۔ اس کے صدر جناب چندر سیکھر مصر تھے۔ باوجود عین وقت پر بارش ہونے کے امید سے بڑھ کر ہندو شریک جلسہ ہوئے۔ اس تقریر میں حضرت نبی کریمؐ کی مختصر سوانح عمری بتا کر حضور کے بعض اصول پیش کر کے اسلام کو محبت و مودت کا مذہب ثابت کیا گیا۔ بڑی دلچسپی سے لوگ سنتے رہے۔ اس کے بعد صدر جلسہ نے شکریہ ادا کیا۔ اور اس طرح خیر و خوبی کے ساتھ یہ جلسہ بھی برخاست ہوا۔ سید محمد احمد

سعد اللہ پور میں جلسہ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے ارشاد کے ماتحت موضع سعد اللہ پور ضلع گجرات میں زیر صدارت چوہدری کرمداد صاحب سفید پوش جلسہ کیا گیا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد ماسٹر جوند سنگھ صاحب۔ مولوی غوث محمد اور خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ زندگی۔ آپ کے احسانات اور اخلاق و عادات پر باری باری سے لیکچر دئے۔

حاضرین کی تعداد چار سو کے قریب تھی۔ جس میں ہر فرقہ کے مرد اور عورتیں شامل تھیں۔ عورتوں کے لئے پردہ کا انتظام کیا گیا تھا ‫+‬ غلام علی۔

اجنالہ میں جلسہ

۱۷- جون ۱۹۲۸ء کو حسب تجویز جناب امام جماعت احمدیہ اجنالہ ضلع امرتسر میں بعد از نماز مغرب جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس کے صدر جناب میاں محمد عبداللہ جان صاحب اختر۔ بی اے (علیگ) ایل۔ ایل بی وکیل تھے پہلی تقریر جناب خواجہ ظہور الدین صاحب بی۔ اے۔ سی۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل نے آنحضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احسانات پر کی۔ دوسری تقریر صدر صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ زندگی و آپ کی قربانیاں اور نیز آپ کے احسانات پر فرمائی۔ ہر فرقہ اور خیالات کے لوگ کثیر تعداد میں شامل جلسہ ہوئے ‫+‬

میاں محمد شفیع

سکھر میں جلسہ

حسب الارشاد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ ۱۷- جون کو ایک مسجد کے صحن میں جو بازار میں موزوں جگہ پر واقعہ ہے۔ جلسہ کا انتظام کیا گیا۔ اور بعد نماز عشاء آنحضرت رسول پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر عاجز نے تقریر کی۔ الحمد للہ کہ باوجود مشکلات کے اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کو پورا کرنے کی توفیق دی اور جلسہ خیر و خوبی سے ہو گیا۔ برادرم محمد حسن خاں صاحب احمدی نے بہت کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے ‫+‬

خاکسار عبدالکریم

سریل (ٹپرا) میں جلسہ

۱۷- جون کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد عالیہ کی تعمیل میں مسلمان اور ہندوؤں کا ایک مشترکہ جلسہ زیر صدارت جناب میر سکندر علی صاحب منعقد ہوا۔ مقامی احمدیوں نے بہت دلچسپی کا اظہار کیا۔ اور جلسہ بہت کامیاب رہا ‫+‬ محمد محبوب الرحمٰن الفعامی

بر پیک شاہ (میمن سنگھ) میں جلسہ

۱۷- جون کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر ایک کامیاب جلسہ ہوا۔ گو تمام دن موسم خراب رہا۔ مگر جلسہ سے کچھ قبل آسمان بالکل صاف ہو گیا ‫+‬

سو سے زیادہ لوگ جلسہ میں شریک ہوئے۔ اور اس گاؤں کے لحاظ سے اور بیر احمدیوں کے جلسہ میں یہ حاضری نہایت ہی خوش کن ہے۔ میرے چھوٹے بھائی نے بنگالی میں ایک مضمون پڑھا۔ اور میں نے ایک لیکچر دیا۔ ایک غیر احمدی مولوی بدر الدجیٰ صاحب نے بھی مختصراً تقریر کی۔ اور شام کے چھ بجے جلسہ ختم ہو گیا۔

محمد عظیم الدین

16

دہلی میں ۱۷ جون کو رسول پاکؐ کا ذکر خیر

الحمد للہ کہ دہلی میں ۱۷ جون کا جلسہ نہایت کامیابی سے منعقد ہوا۔ جناب خواجہ حسن نظامی صاحب صدر جلسہ تھے جلسہ سے قبل ایک بڑا پوسٹر جس میں ۵۰ کے قریب معزز حضرات کے دستخط تھے۔ بکثرت چسپاں کیا گیا تھا۔ جلسہ میں ۸ حضرات نے تقریریں کیں جس میں سے دو ہندو صاحبان کی طرف سے تھیں۔ حاضری کی تعداد تقریبًا دس ہزار تھی۔ کئی معزز رؤساء، ججز۔ آفیسرز ہندو اور مسلمان سب شامل تھے۔ جن کے لئے کرسیوں کا انتظام کیا گیا تھا۔ الحمد للہ کہ جلسہ پورے امن اور کامیابی کے ساتھ رات کے ۱۲ بجے ختم ہوا۔

ہم جناب خواجہ حسن نظامی صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے نہ صرف یہ کہ جلسہ کی صدارت کو قبول فرمایا۔ بلکہ جلسہ کو مقبول بنانے میں ہر ممکن سعی سے پوری مدد فرمائی۔ پھر جناب واحدی صاحب ایڈیٹر نظام المشائخ۔ جناب بقائی صاحب ایڈیٹر پیشوا جناب احمد بخش صاحب ایڈیٹر جنرل نیوز۔ اور جناب محمد جعفری صاحب ایڈیٹر ہمدرد قابل شکریہ ہیں۔ کہ ان حضرات نے کسی مدد سے دریغ نہیں فرمایا۔ جناب واحدی صاحب اور جناب بقائی صاحب نے تو خصوصیت سے اپنا بہت سا قیمتی وقت صرف کر کے پوری پوری ہمدردی کا اظہار فرمایا۔ نیز ہم ان معزز حضرات کا جنہوں نے پوسٹر پر دستخط فرمائے۔ اور لیکچرار صاحبان کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان سب احباب کو جنہوں نے جلسہ کو بارونق بنانے میں مدد فرمائی جزائے خیر عطا فرمائے۔

اس کے ساتھ ہی ہم رائے بہادر لالہ پارس داس صاحب آنریری مجسٹریٹ اور لالہ گردھر لعل صاحب تحصیلدار کے بھی بےحد مشکور ہیں۔ کہ انہوں نے جلسہ میں تقریر فرما کر اپنی بے تعصبی اور نیک دلی کا ثبوت دیا۔ رائے بہادر صاحب نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک میں سے عفو اور رحم کے پہلو پر ایک ۵ صفحہ کا مضمون پڑھکر سنایا۔ جو کہ بےحد مقبول ہوا۔ انشاء اللہ تعالےٰ یہ مضمون جب عنقریب چھپکر شائع ہوگا۔ تو دنیا جان لیگی۔ کہ اب بھی ایسے بہت سے نیکدل لوگ موجود ہیں۔ جو ہر صداقت کا نہایت فراخ دلی کے ساتھ اعتراف کرتے ہیں تحصیلدار صاحب نے باوجود اس کے کہ لیکچر کیلئے ان کی تیاری نہیں کی تھی نہایت مہربانی سے ہماری درخواست کو قبول فرما کر ایسے تقریب نمائی جیسیں رسول کریمؐ کی پاک تعلیم کا کچھ نمونہ پیش کرتے آپنے ایسے جلسہ کا خیر مقدم کیا۔ اور فرمایا کہ یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ ہم جیسے لوگوں کو جن کے دلوں میں رسول پاکؐ کی محبت اور عزت موجود ہے اس کے اظہار کا موقعہ دیا گیا۔

(خاکسار عبدالحمید سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ نئی دہلی)

سارچور میں جلسہ

حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کے فضائل پر مورخہ ۱۷ جون کو جلسہ ہوا۔ اردگرد کے دیہات کے لوگ سکھ ہندو غیر احمدی مسلمان اور عیسائی بال بچے شامل جلسہ ہوئے۔ لوگ توقع سے زیادہ جمع ہوئے۔ اور نہایت خیر و خوبی سے جلسہ ختم ہوا۔ خاکسار اور عبدالرشید خاں صاحب نے تقریریں کیں۔ پریذیڈنٹ چوہدری نور احمد خاں صاحب تھے حاضرین کی شربت سے تواضع کی گئی۔

(مولا داد خاں)

ڈھیر کے چک نمبر ۱۷ میں جلسہ

حضرت خلیفۃ المسیح کی تحریک کے مطابق زیر صدارت مفتی محمد کامل صاحب غیر احمدی، ۱۷ جون جلسہ منعقد کیا گیا۔ حاضرین کی تعداد کافی تھی۔ قرآن مجید اور نعت کے بعد چوہدری عطا محمد صاحب۔ مفتی محمد فاضل صاحب۔ محمد شریف صاحب مفتی محمد کامل صاحب صدر جلسہ اور رحمت خاں سیکرٹری انجمن احمدیہ نے اخلاق نبی کریم صلعم پر تقریریں کیں۔ ہر مذہب و ملت کے آدمی موجود تھے۔ جلسہ دعا کے بعد بڑی خیر و خوبی سے ختم ہوا۔

(عطا محمد)

بھدرک میں عظیم الشان جلسہ

۱۷ جون کا جلسہ زیر صدارت بابو برندابن چندر گھوش ایل۔ ٹی ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز بھدرک تحصیل ٹریننگ سکول ہال میں منعقد ہوا۔ جلسہ گاہ پہلے سے آراستہ کیا گیا تھا۔ باوجود اس کے کہ پانچ یوم سے بارش تھی۔ حاضری ہماری امید سے زیادہ تھی۔ قرآن مجید کی تلاوت اور نظم خوانی کے بعد مولوی محمد حسن صاحب ہیڈ ماسٹر ٹریننگ سکول نے جزوہ مضامین پر تقریر کی۔ پھر صاحب صدر کی افتتاحی تقریر اور شکریہ کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

(رپورٹر)

ہ پورہ (بہار) میں جلسہ

۱۷ جون بوقت چار بجے شام مدرسہ اسلامیہ کے زیر تعمیر مکان میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ موضع کے کل مسلمان اور کچھ [illegible] صاحبان بھی موجود تھے۔ لیکچر مولوی قاری سلامت اللہ صاحب نے آنحضرت صلعم کے اخلاق و سیرت پر دیا جو بہت ہی مؤثر تھا۔ حاضرین جلسہ رسول کریم صلعم کے اخلاق و احسانات سنکر نہایت محظوظ ہوئے۔

(عبدالاحد)

کہجونہ (ضلع ہردوئی) میں جلسہ

۱۷ جون موضع کہجونہ تحصیل سندیلہ ضلع ہردوئی میں جمعہ مسجد میں سرکار عالی تبار سرفرد عالم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل ذکر منعقد ہوئی۔ جناب شاہ محمد محبوب علی صاحب قبلہ سمرد قوی منیجر بنک اسٹیٹ سندیلہ نے محامد و فضائل رسولؐ کا افتتاحی خطبہ جامع الفاظ میں بیان کیا۔ اتفاق سے جناب شاہ صاحب کے ہمراہ جناب مولانا حکیم محمد سلمان صاحب سلونوی بھی جلسہ میں تشریف لائے تھے۔ موصوف نے اخلاق محمدیؐ اور اسوۂ احمدیؐ عالمانہ طرز میں بیان کئے حاضرین بہت محظوظ و مسرور ہوئے۔ اسلام کی ترقی اور مسلمانوں کی بہبودی کی دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

سید اسحاق رضا رضوی

راوی برج پر جلسہ

برج راوی پر بجائے ۱۷ جون کے ۲۴ جون کو جلسہ ہوا۔ کیونکہ ۱۷ جون کو رخصت نہیں ہوئی تھی۔ جلسہ نہایت ہی کامیاب ہوا۔ کیونکہ جنگل میں تین سو سے زائد اشخاص کا جمع ہونا بجز فضل ایزدی کے نہیں ہو سکتا۔ حاضرین میں ہر مذہب و ملت کے آدمی تھے۔ صدر جلسہ بابو بوٹا رام صاحب ہیڈ کلرک تھے۔ جو آریہ سماجی ہیں۔ قرآن شریف کی تلاوت نظم خوانی کے بعد جناب خاں صاحب نعمت اللہ برج انسپکٹر نے ایک بہت ہی اچھا مضمون آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قربانیوں پر پڑھا۔ جس سے حاضرین بہت ہی مسرور ہوئے۔ پھر منشی غلام حسین صاحب احمدی نے آنحضرتؐ کی پاکیزہ زندگی پر مختصر مضمون پڑھا۔ اس کے بعد بابو حمید اللہ صاحب احمدی نے آنحضرتؐ کے احسانات پر مضمون پڑھا۔ بعدہٗ مولوی محمد عبداللہ صاحب مولوی فاضل نے آنحضرت صلعم کی سیرت پر تقریر کی۔ جس سے حاضرین بہت ہی مسرور و محظوظ ہوئے۔ مولوی فضل الدین صاحب کی تقریر اور صدر جلسہ کی تقریر کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ ہندو اور مسلمانوں کیلئے علیحدہ علیحدہ شربت کا انتظام تھا۔ باہر سے آنے والوں کے لئے کھانے کا بھی انتظام تھا۔

(رپورٹر)

چک نمبر ۳۰ میں جلسہ

۱۷ جون بعد نماز شام جلسہ منعقد ہوا جس میں احمدی